besturdubooks.wordpress.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جنگ کے میدان میں

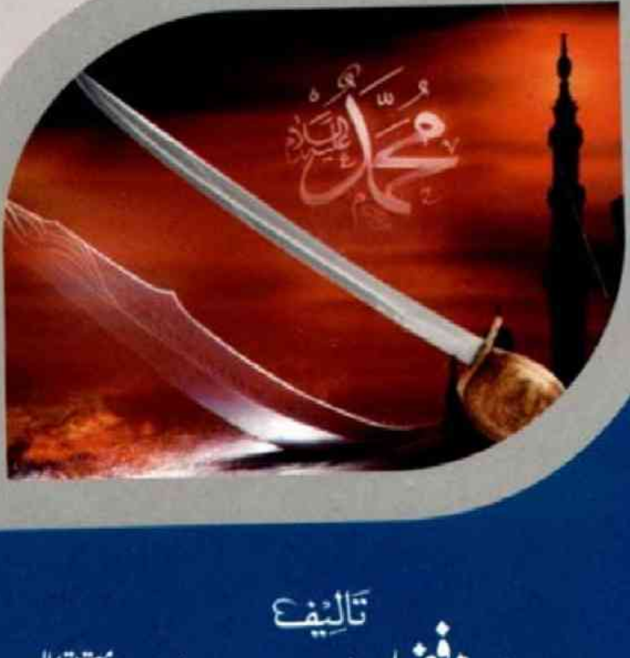

تالیف

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن

مکتبہ ایمان ویقین

besturdubooks.wordpress.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جنگ کے میدان میں

مؤلف

مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب مدظلہم العالی

استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی

ناشر:

مکتبہ ایمان ویقین

besturdubooks.wordpress.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: محمد رسول اللہ ﷺ جنگ کے میدان میں

مصنف : مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب مدظلہم العالی

تعداد : گیارہ سو

طباعت : اوّل

سنِ اشاعت: مئی ۲۰۱۱ء بمطابق جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ

باہتمام : غفران اللہ جان بنوی

ناشر : مکتبہ ایمان ویقین (فون:0333-7993963)

ملنے کے پتے

- اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار کراچی
- مکتبۃ الرازی، بنوری ٹاؤن کراچی
- قدیمی کتب خانہ، اردو بازار کراچی
- مظہری کتب خانہ، گلشن اقبال بلاک ۲، کراچی
- مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ
- مکتبہ عبداللہ بن مبارک
- المکتبۃ المنصور، راولپنڈی
- ضیاء بک سیلر، میر علی
- اسلامی کتب خانہ، چوک بازار بنوں
- ممتاز کتب خانہ، پشاور
- علمی کتب خانہ، میران شاہ

besturdubooks.wordpress.com

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
لشکرِ اسلام کی مکہ کی طرف روانگی	۳۵۷	حضور اکرمؐ نے تلواروں کی چمک دیکھی	۴۰۱
حاطب بن ابی بلتعہؓ کا خط	۳۵۹	فاتحِ اعظم مسجد حرام میں داخل ہورہے ہیں	۴۰۴
نفیرِ عام دس رمضان ۸ھ میں	۳۶۳	بیت اللہ کی چابیاں	۴۰۹
عزت وعظمت کے جنگی جھنڈے	۳۶۳	سیف اللہ خالدؓ سے جواب طلبی	۴۱۱
جہاد کی اہمیت	۳۶۵	باب کعبہ پر خطبہ	۴۱۲
فاتحِ اعظم مقامِ جحفہ میں	۳۶۶	کعبہ کی چھت پر پہلی اذان	۴۱۳
جاسوس کی گرفتاری	۳۶۷	عفو عام پر ایک نظر	۱۴۱
مقامِ ابواء میں سرورِ کونینؐ اور آپ کا چچازاد بھائی	۳۶۹	چند مجرموں کا انجام	۴۱۷
عبرت انگیز قصہ	۳۷۱	فتح مکہ کے دن بعض نامور اشخاص کا اسلام	۴۲۲
لشکرِ اسلام مرالظہران میں	۳۷۵	صدیقِ اکبرؓ کے والد ابوقحافہ کا اسلام	۴۲۳
اہلِ مکہ کا لیڈر حضور اکرمؐ کے قدموں میں	۳۷۶	سہیل بن عمر کا اسلام	۴۲۴
ابوسفیان کو عارضی اعزاز دیا جارہا ہے	۳۸۰	ابولہب کے دو بیٹوں کا اسلام قبول کرنا	۴۲۴
ابوسفیان پر فاتحِ اعظم کا گزرنا	۳۸۳	باب ہفتم: جنگِ حنین	۴۲۷
ابوسفیان قریش کو اطلاع دے رہا ہے	۳۸۷	مقامِ حنین	۴۲۹
فاتحِ اعظم کا مکہ میں فاتحانہ انداز میں داخلہ	۳۸۹	جنگِ حنین کے اسباب	۴۲۹
فاتحِ اعظم مقامِ حجون میں	۳۹۵	بیس ہزار لشکرِ کفار کا اجتماع	۴۳۰
سیف اللہ خالد بن ولید میدانِ جنگ میں	۳۹۶	مالک بن عوف اور درید بن صمہ کی گفتگو	۴۳۱
مقامِ خندمہ میں شدید جنگ	۳۹۷	لشکرِ اسلام کی تیاریاں	۴۳۲
بڑے بڑے سردار میدان جنگ سے کیسے بھاگے؟	۴۰۰	طرفین کے انتظامات	۴۳۵

besturdubooks.wordpress.com

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
اسلامی جھنڈے	۴۳۶	جو غلام قلعہ سے باہر آگیا وہ آزاد ہوگا	۴۶۹
شدید معرکہ اور مسلمانوں کو عارضی شکست	۴۳۸	ایک کلمہ گو کے مذاکرات	۴۶۹
حنین میں خواتینِ اسلام کی بہادری	۴۴۱	ایک بدگو کی گفتگو اور قتل	۴۷۱
اللہ تعالیٰ کی مدد کا نزول	۴۴۷	ابو محجن کی تیراندازی	۴۷۱
عارضی شکست کے بعد شدید جنگ اور فتح	۴۵۰	طائف کا قلعہ ابھی فتح نہیں ہوگا	۴۷۳
حضرت ابو قتادہؓ کا معرکہ	۴۵۲	حضرت نوفلؓ سے مشورہ	۴۷۳
حنین میں کافروں نے کیا دیکھا؟	۴۵۳	حضرت خولہؓ کی درخواست	۴۷۴
کفار کے جرنیل نے کیا دیکھا؟	۴۵۴	فتح طائف کے بغیر نہیں جائیں گے	۴۷۴
حنین سے کفار کہاں کہاں بھاگے؟	۴۵۵	اب واپس جائیں گے	۴۷۵
معرکۂ اوطاس	۴۵۶	طائف کے شہداء کے نام	۴۷۶
حضرت ابو عامرؓ کی بہادری	۴۵۷	چند اشعار مع ترجمہ	۴۷۸
جنگِ حنین و اوطاس میں شہداء	۴۵۸	اہلِ طائف اسلام کے سائے میں	۴۸۱
جنگِ حنین و اوطاس میں کفار کا نقصان	۴۵۹	غنائم حنین کی تقسیم	۴۸۲
جنگِ حنین میں جو اشعار کہے گئے	۴۶۰	وفد ہوازن کو جواب	۴۸۴
معرکۂ طائف	۴۶۴	حضرت شیماءؓ کی آمد	۴۸۵
اسلحہ ٹیکنالوجی سیکھنا ضروری ہے	۴۶۶	لشکرِ کفار کا سردار مالک کہاں ہے؟	۴۸۶
ثقیف کی غداری	۴۶۷	تقسیمِ غنائم کا طریقہ	۴۸۷
لشکرِ اسلام کا ٹینکوں سے حملہ	۴۶۷	مؤلفۃ القلوب	۴۸۸
باغات جلانے اور کٹوانے کا حکم	۴۶۸	شکایت	۴۸۹

besturdubooks.wordpress.com

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
عمرہ جعرانہ اور مدینہ منورہ واپسی	۴۹۲	حضور اکرمؐ وادئ شق میں	۵۲۲
عرض تشکر	۴۹۳	نبی اکرمؐ تبوک میں	۵۲۳
باب ہشتم: غزوۂ تبوک	۴۹۵	وہ مخلصین جو تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے	۵۲۴
تبوک کی وجہ تسمیہ	۴۹۸	حضرت ابوذر غفاریؓ کا قصہ	۵۲۵
غزوۂ تبوک کے اسباب	۴۹۹	حضرت ابوخیثمہ کا قصہ	۵۲۷
مدینہ منورہ میں لشکرِ اسلام کی تیاریاں	۵۰۰	حضرت کعب بن مالک کا دردناک قصہ	۵۲۸
چندے کی اپیل پر عظیم چندہ	۵۰۱	حضرت کعب کو عیسائیوں کی پیشکش	۵۳۲
نادار غریبوں کا صدقہ	۵۰۳	قبولیت توبہ اور بشارت	۵۳۳
عورتوں کا قصہ	۵۰۴	ہرقل اور اہلِ شام کا حال	۵۳۶
رونے والے غریب	۵۰۵	شاہِ ایلہ، جرباء اور اذرح سے مصالحت	۵۳۹
حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ	۵۰۶	دومۃ الجندل کے والی اکیدر کی طرف......	۵۴۰
جھوٹے بہانے کرنے والے منافقین	۵۰۸	میدانِ تبوک میں آنحضرتؐ کا شاندار خطبہ	۵۴۳
عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کا کردار	۵۰۹	شاہِ دوجہاں کی تبوک سے واپسی	۵۴۴
چند دیگر منافقین کے احوال	۵۱۰	مسجد ضرار کا جلانا	۵۴۵
قرآنِ کریم منافقین کی حقیقت ظاہر کر رہا ہے	۵۱۳	آنحضرتؐ مدینہ منورہ میں	۵۴۹
سویلم یہودی کا گھر جلایا گیا	۵۱۶	غزوات الرسول پر ایک نظر	۵۵۱
مدینہ منورہ سے لشکرِ اسلام کی روانگی	۵۱۷	امت سے عورتوں کی فریاد	۵۵۵
لشکرِ اسلام دریائے ثمود میں	۵۲۰	امت سے اپیل	۵۵۵
اونٹنی کا گم ہونا	۵۲۱		

besturdubooks.wordpress.com

باب ہفتم

جنگِ حُنین

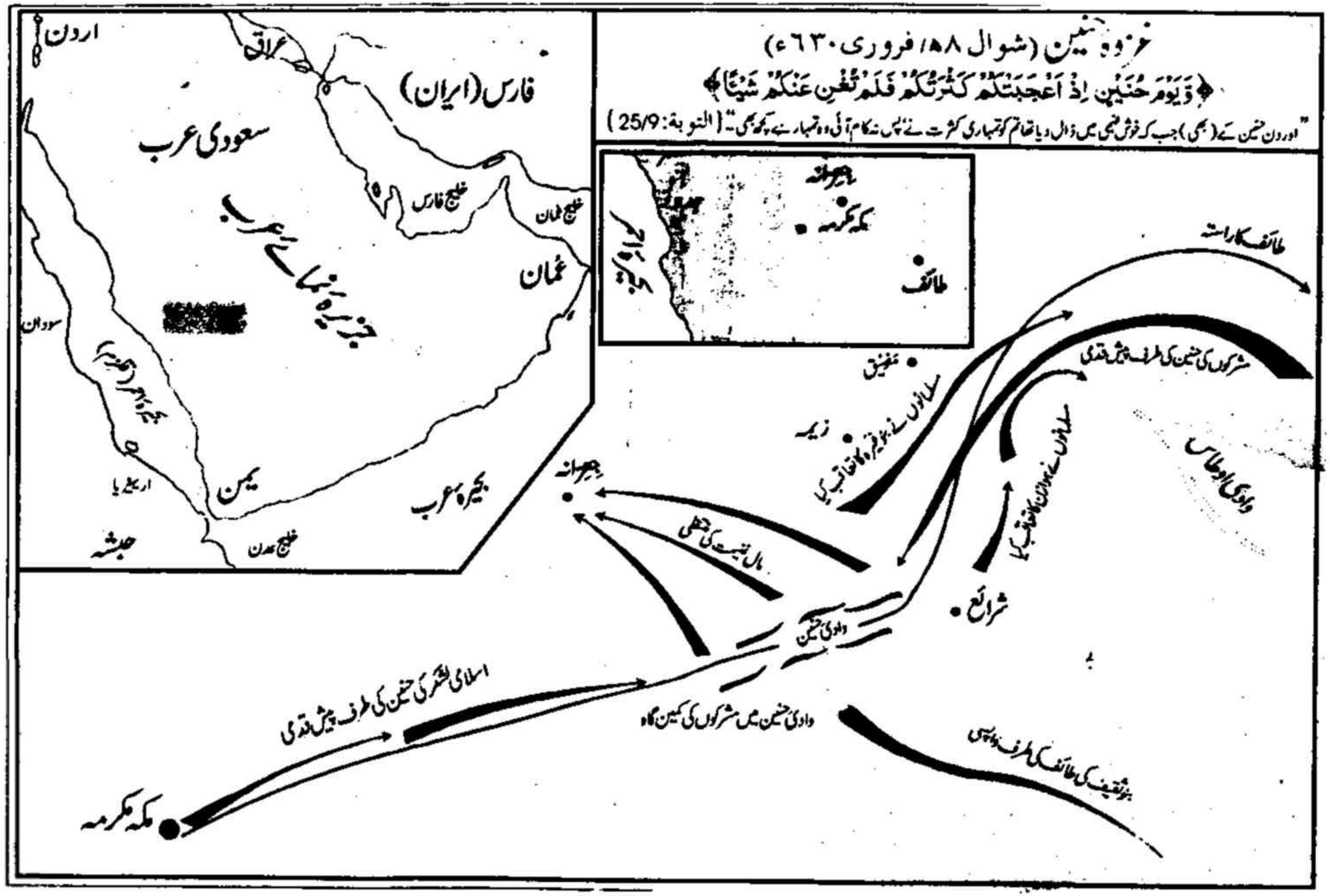

غزوۂ حنین (شوال ۸ھ / فروری ۶۳۰ء)

﴿ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا ﴾

"اور دن حنین کے (بھی) جب کہ غرور فہمی میں ڈال دیا تھا تم کو تمہاری کثرت نے پس نہ کام آئی وہ تمہارے کچھ بھی" (التوبة: 25/9)

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

مقام حنین

علامہ یاقوت حموی رحمہ اللہ اپنی مشہور کتاب معجم البلدان جلد ۲ صفحہ ۳۱۳ پر لکھتے ہیں کہ حنین مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی کا نام ہے جو مکہ کے قریب ہے۔ کہتے ہیں کہ حنین اور مکہ کے درمیان تین دن کا فاصلہ ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ مکہ اور حنین کے درمیان دس میل سے کچھ زیادہ فاصلہ ہے۔ حنین کو اس لئے حنین کہتے ہیں کہ یہ جگہ اس شخص کی طرف منسوب ہے جس کا نام حنین بن قانیہ تھا۔ بعض نے کہا کہ حن جنات کے ایک قبیلے کا نام تھا اسی کی تصغیر حنین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لفظ حنین کا ذکر فرمایا ہے۔ (معجم البلدان جلد ۲ صفحہ ۳۱۳)

غزوہ حنین جو اسلام کی مشہور جنگوں میں سے ایک جنگ ہے اسی جگہ کی طرف منسوب ہے اس کو غزوۂ اوطاس بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ غزوۂ حنین کا ایک بڑا معرکہ مقام اوطاس میں بھی ہوا تھا نیز اس کو غزوۂ طائف بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس کا ایک مشہور معرکہ طائف کے مقام پر بھی ہوا تھا۔ اسی طرح اس کو غزوۂ ہوازن بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ معرکہ بنو ہوازن سے لڑا گیا تھا جو ایک قبیلے کا نام ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں جب اس غزوہ کا تذکرہ فرمایا تو اس کو "جنگ حنین" کے نام سے یاد کیا۔ علامہ عاشق الٰہی میرٹھیؒ نے لکھا ہے کہ حنین مکہ سے براہ عرفات طائف کے قریب دس میل سے کچھ زیادہ ذوالمجاز کے پہلو میں ایک مشہور وادی کا نام ہے۔

جنگ حنین کے اسباب

نبی ﷺ کے غزوات مبارکہ کا ایک سبب تو وہی مشہور سبب ہے کہ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد آپ ﷺ پر اور آپ کی امت پر جہاد فرض ہو چکا تھا۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا جس کا پورا کرنا مسلمانوں پر لازم تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی دس سالہ مدنی دور میں ۲۷ بڑی جنگوں میں حصہ لیا اور ۵۶ چھاپہ مار دستے آپ نے مختلف علاقوں کی طرف روانہ فرمائے۔ گویا اوسطاً سال میں آپ نے آٹھ جنگیں لڑیں ہیں اور یہی وجہ ہے کہ علماء اور فقہا نے لکھا ہے کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کا کوئی

besturdubooks.wordpress.com

سال کم از کم ایک جنگ سے خالی نہ ہوتا کہ جہاد مقدس کا نقشہ برقرار رہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں کفار سے اس وقت تک لڑوں جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسولِ اکرم ﷺ کی رسالت کا اقرار نہیں کرتے۔(مشکوۃ صفحہ ۱۲)

اس ارشاد کا مطلب یہ ہوا کہ جہاں کفر موجود ہو اور وہ سرکشی اور قوت کی حالت میں ہو اور ان سے مسلمانوں کا کوئی معاہدہ بھی نہ ہو تو ان کے خلاف جہاد کرنا فرض ہے۔

جنگ حنین کا دوسرا سبب یہ تھا کہ جب آنحضرت ﷺ نے ۸ ہجری کو رمضان کے مہینے میں مکہ مکرمہ فتح کرلیا اور مکہ مکرمہ کے انتظام وانصرام سے آپ فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع ملی کہ مکہ مکرمہ کے قریب حنین واوطاس میں ایک شخص مالک بن عوف نصری نے اپنے اردگرد قبائل عرب کو اکھٹا کیا ہے اور وہ مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہتا ہے اس وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ مناسب سمجھا کہ ان کے حملے سے پہلے ہم ہی ان پر حملہ کیوں نہ کردیں۔لہذا آپ حنین وطائف کی طرف اپنی فوجوں کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

بیس ہزار لشکرِ کفار کا اجتماع

جنگ کا پہلا مرحلہ

جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ سے فارغ ہوئے تو اس فتح کا اثر مکہ کے آس پاس قبائل پر پڑا۔عرفات کے پیچھے طائف اور مکہ کے درمیان ہوازن اور ثقیف قبائل کے لوگ آباد تھے۔یہ لوگ نہایت جنگجو اور ماہر تیرانداز تھے۔فتح مکہ کے بعد ان لوگوں میں یہ پریشانی پیدا ہوگئی کہ لشکر اسلام ہم پر بھی حملہ کرسکتا ہے چنانچہ ان قبائل نے آپس میں ملاقاتیں کیں اور اس بات پر متفق ہو گئے کہ اگر ہم ہی پہلے مسلمانوں پر حملہ کردیں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔چنانچہ ان قبائل کے سردار مالک بن عوف نصری نے ہوازن اور ثقیف کو اکھٹا کیا ان کے ساتھ دیگر قبائل بھی شریک جنگ ہوئے مثلاً بنی نصر اور بنی جشم سب کے سب شریک ہو گئے اور کچھ لوگ سعد بن بکر اور بنی ہلال کے بھی شامل ہو گئے۔البتہ ہوازن کے قبائل میں سے بنی کعب اور نبی کلاب کا کوئی قابلِ ذکر آدمی اس جنگ میں شریک نہیں ہوا۔مالک بن عوف نصری ۳۰ سالہ نوجوان تھا جو بلاشرکت غیر ان تمام قبائل کا لیڈر اور سردار تھا ان قبائل میں ہوازن کے لوگ بڑے سرگرم تھے اور کہتے تھے کہ ہم ہی پہلے مسلمانوں پر حملہ کریں گے۔مالک بن

besturdubooks.wordpress.com

عوف سے انہوں نے کہا کہ اگر مسلمانوں نے پہل کی تو ہمارے پاس مضبوط قلعے ہیں اور اس میں سالہا سال کے لئے رسد و خوراک موجود ہے ہم سب آپ کے ساتھ ہیں آپ فوری اقدام کریں۔ چنانچہ مالک بن عوف نصری نے بیس ہزار کا لشکر جرار تیار کر لیا جو مختلف قبائل پر مشتمل تھا البتہ ہوازن کے دو مشہور قبیلے کعب اور کلاب کے لوگ اس میں شریک نہیں ہوئے۔ ان کے ایک لیڈر ابو براء کے بیٹے نے ان کو اس جنگ میں شریک ہونے سے منع کر دیا اور کہا کہ خدا کی قسم اگر مشرق و مغرب کے سارے لوگ محمد (ﷺ) کے خلاف اکٹھے ہو جائیں پھر بھی محمد ﷺ ان پر غالب آ جائیں گے۔ لشکر کفار کے سردار مالک بن عوف نے عام اعلان کیا کہ فوج کے ساتھ عورتیں، بچے اور بوڑھے بھی میدان میں لے آئیں تا کہ اہل و عیال اور مال کو دیکھ کر ہر آدمی بے جگری سے لڑائی لڑے اور بیوی بچوں کی وجہ سے بھاگنے کا نام نہ لیں۔

مالک بن عوف اور درید بن صمہ کی گفتگو

درید بن صمہ بنی جشم کا ایک تجربہ کار اور ہوشیار شخص تھا مگر اس وقت وہ بوڑھا ہو چکا تھا اس کی نگاہ جاتی رہی صرف برکت کی خاطر اس کو اس لشکر میں شریک کیا گیا تھا چنانچہ جب لشکر کفار مقام اوطاس پہنچ گیا اور ادھر ادھر سے برابر قبائل کے لوگ لشکر میں آ آ کر شریک ہو رہے تھے، اس وقت درید بن صمہ اپنی سواری پر ایک کھلے کجاوے میں بیٹھا تھا جب اوطاس کے مقام پر وہ زمین پر اتر گیا تو اس نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون سی جگہ ہے؟ لوگوں نے کہا یہ اوطاس کا مقام ہے وہ کہنے لگے کہ جنگ کے لئے یہ نہایت موزوں جگہ ہے، کھلی بھی ہے اور مٹی بھی نرم اور اچھی ہے۔ مگر یہ کیا آوازیں آ رہی ہیں اونٹ چلا رہے ہیں، گدھے شور کر رہے ہیں، بچے رو رہے ہیں، بکریاں مَیں مَیں کر رہی ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ مالک بن عوف کے حکم پر لوگ اپنی اہل و عیال اور مال کے ساتھ حاضر ہو گئے ہیں۔ تو درید اور مالک کے درمیان اس طرح گفتگو ہوئی۔

درید بن صمہ: اے مالک تم قوم کے سردار ہو مگر یہ ہم کیا سن رہے ہیں کہ اونٹ بڑبڑا رہے ہیں، گدھے ڈھینچو ڈھینچو کر رہے ہیں، بچے رو رہے ہیں اور بکریاں میمیا رہی ہیں؟

مالک بن عوف: یہ اس لئے شور ہے کہ ہم نے لوگوں کے مال و متاع اور عورتوں، بچوں کو بھی

besturdubooks.wordpress.com

ساتھ لے لیا ہے۔

درید بن صمہ: یہ کیوں؟ ایسا کیوں کیا گیا؟

مالک بن عوف: یہ سب اس لئے کہ ان چیزوں کی محبت کی وجہ سے کوئی بھاگ نہ سکے بلکہ ان کی حفاظت کے لئے جم کر لڑے۔

درید: ایک ہاتھ کو دوسرے پر زور سے مارا اور کہا ہائے افسوس تم تو چرواہے ہو تم کو لڑائی سے کیا واسطہ، شکست کھانے والے کو کون سی چیز فائدہ دے سکتی ہے؟ یاد رکھو! اگر تم غالب آ گئے تو تمہیں صرف بہادر آدمی اور تلوار کی ضرورت پڑے گی اور اگر تم نے شکست کھائی تو یاد رکھو تم اپنے اہل وعیال کی وجہ سے ذلیل وخوار ہو کر رہ جاؤ گے۔

مالک: تم بوڑھے ہو گئے ہو تمہاری سمجھ میں بات نہیں آتی۔

دریدہ: کیا بنو کعب اور بنو کلاب کے لوگ جنگ میں شریک ہیں؟

مالک: نہیں وہ لوگ نہیں آئے ہیں۔

درید: اصل قوت تو تم سے الگ ہو گئی۔ اگر اس جنگ میں کوئی خیر و برکت ہوتی یا کوئی نام وبلندی ہوتی تو وہ لوگ ضرور اس میں شریک ہو جاتے۔ یاد رکھو اے مالک! تم ایک معزز اور شریف آدمی سے لڑنے کے لئے میدان میں نکل آئے ہو اور تم نے پورے ہوازن کو گھوڑوں کے سامنے لا ڈالا ہے یا تو تم لڑائی سے باز آ جاؤ اور اگر باز نہیں آتے ہو تو پھر ان عورتوں اور بچوں کو کسی محفوظ مقام پر رکھو اگر تم غالب آ گئے تو یہ تم سے مل جائیں گے اور اگر تم مغلوب ہو گئے تو یہ محفوظ مقام پر ہونگے۔

مالک: بہت ہی غصہ ہوا اور کہا کہ تم بوڑھے ہو گئے ہو قسم بخدا میں نے جو کچھ ترتیب بنائی ہے میں اس کو کبھی تبدیل نہیں کروں گا۔

درید: اے ہوازن کے لوگو! قسم بخدا یہ ترتیب صحیح نہیں ہے یہ شخص تمہیں اور تمہاری عورتوں کو ذلیل کر کے چھوڑنے والا ہے یاد رکھو جب شکست ہو گی تو یہ خود بھاگ کر طائف کے قلعہ میں جا کر بیٹھ جائے گا اور تم کو بے یار ومددگار چھوڑ دے گا۔ لہٰذا اس شخص کو چھوڑ دو اور جنگ سے باز آ جاؤ۔

مالک: تلوار لے کر اپنی طرف الٹ دی اور کہا قسم بخدا اگر میری رائے پر عمل نہ ہوا تو میں خودکشی کر لوں گا۔

besturdubooks.wordpress.com
لوگوں نے جب دیکھا کہ مالک بن عوف خودکشی پر اتر آیا ہے تو انہوں نے مالک کی رائے کو ترجیح دیدی اور جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔

لشکرِ اسلام کی تیاری

جنگ کا دوسرا مرحلہ

اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ جمعہ کے دن ۲۰ رمضان کو فتح ہوا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ ۱۵ دن تک مکہ مکرمہ میں مقیم رہے۔ اس قیام کے دوران آپ ﷺ کو خبر ملی کہ مالک بن عوف نصری ثقیف اور ہوازن کے جنگجوؤں کو اکٹھا کر رہا ہے تاکہ لشکر اسلام پر حملہ کردے۔ تحقیق احوال کے لئے نبی اکرم ﷺ نے ایک صحابی ابوحدرد اسلمی رضی اللہ عنہ کو ہوازن کی طرف روانہ کیا اور ان سے فرمایا کہ جا کر مالک بن عوف کے لشکروں کے تمام احوال معلوم کر کے آؤ اور مالک بن عوف کے ارادوں کو بھی معلوم کر کے ہمیں اطلاع دو۔

چنانچہ ابوحدود اسلمی رضی اللہ عنہ ہوازن کے لشکر میں جا کر دو دن تک گھومے اور احوال کو معلوم کیا اور پھر جا کر مالک بن عوف کو دیکھا، وہ اپنے بڑے بڑے کمانڈروں کے پاس بیٹھا تھا اور انہیں حملہ کرنے کی تربیت بتا رہا تھا۔ حضرت ابوحدود اسلمی رضی اللہ عنہ تمام احوال کو دیکھ کر واپس آئے نبی اکرم ﷺ کو تمام چشم دیدہ احوال سے آگاہ کر دیا۔

اس اطلاع پر نبی اکرم ﷺ نے اپنے جانثاروں کو جمع فرمایا اور ہوازن پر فوج کشی کا فیصلہ کر دیا۔ لشکر اسلام کی تعداد بارہ ہزار تھی دس ہزار تو وہ جانثار صحابہ تھے جو مدینہ منورہ سے آنحضرت ﷺ کے ساتھ فتح مکہ کے موقع پر آئے تھے اور دو ہزار آپ کے ساتھ وہ نومسلم شامل ہو گئے تھے جو اہل مکہ اور اس کے علاوہ دیگر قبائل سے انہی دنوں ایمان لا چکے تھے۔ آنحضرت ﷺ ۶ شوال ۸ ہجری کو ہفتہ کے دن مکہ مکرمہ سے وادی حنین کی طرف افواجِ اسلام کو لے کر روانہ ہو گئے۔

آپ کو یہ اطلاع ہوئی تھی کہ مکہ کے ایک شخص صفوان بن امیہ کے پاس بہت زیادہ اسلحہ ہے اس لئے آپ ﷺ نے فوجی ضرورت کے تحت اس شخص سے یہ اسلحہ طلب فرمایا۔ یہ شخص ابھی تک مسلمان نہیں ہوا تھا چنانچہ کہنے لگا کہ اے محمد (ﷺ)! کیا آپ مجھ سے یہ اسلحہ غصب کرنا چاہتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں

besturdubooks.wordpress.com

بلکہ عاریۃً لے کر ضمانت کے ساتھ واپس کرونگا۔ اس نے کہا پھر اس میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ اس نے ایک سو زرہیں اور دیگر ضروری اسباب مہیّا کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کو وہاں اوطاس تک پہنچانے کی ذمہ داری بھی تم لے لو اس نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ درحقیقت صفوان بن امیہ کو نبی پاک ﷺ نے چار ماہ تک مہلت دیدی تھی کہ اسلام کے متعلق سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو اس طرح اس کو مکہ میں امن مل گیا تھا پھر حنین کی جنگ میں بطور مبصر صفوان چلے گئے اور پھر جعرانہ میں مسلمان ہو گئے۔ جنگ حنین میں تماش بینوں کے طور پر کچھ اور کافر بھی گئے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو اجازت بھی دیدی تھی۔

آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے نکلتے وقت مکہ پر عتاب بن اسیدؓ کو گورنر مقرر فرمادیا اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بطور معلّم مقرر فرما کر لشکرِ اسلام کو شان وشوکت کے ساتھ کوچ کا حکم دیدیا۔ چنانچہ گلشن نبوی کے یہ شاہین ہفتہ، اتوار اور پیر دن کے سفر کے بعد چوتھے روز منگل کی رات کو وادی حنین کے قریب پہنچ گئے اور وہاں ایک مناسب مقام پر پڑاؤ ڈال دیا۔ راستے میں کسی صحابی کی زبان سے یہ جملہ نکلا لَنْ نُغْلَبَ اَلْيَوْمَ عَنْ قِلَّةٍ یعنی ہم اتنے زیادہ ہیں کہ قلتِ عدد کی وجہ سے ہم کبھی مغلوب نہیں ہونگے۔ اس جملہ میں کثرت عدد پر ایک قسم عجب اور فخر تھا جس کی اللہ تعالیٰ نے اصلاح فرمادی اور مسلمانوں کو ابتداء میں شکست کا سامنا کرنا پڑا اس کے چند اشعار ترجمہ کے ساتھ ملاحظہ ہوں تا کہ ایمان تازہ ہوجائے۔ فرمایا:

اَبْلِغْ هَوَازِنَ اَعْلَاهَا وَاَسْفَلَهَا
مِنِّیْ رِسَالَةً نُصْحٍ فِيْهِ تِبْيَانٌ

میری طرف سے ہوازن کے چھوٹوں اور بڑوں کو نصیحت کا یہ واضح پیغام پہنچادو۔''

اِنِّیْ اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَابِحُكُمْ
جَيْشًا لَّهٗ فِیْ فِضَآءِ الْاَرْضِ اَرْكَانٌ

کہ رسول اللہ ﷺ تم پر میرے خیال کے مطابق ایسے لشکر کے ساتھ صبح کے وقت حملہ کرنا چاہتا ہے جس کی جڑیں زمین کے مختلف اطراف میں پھیلی ہوئی ہیں۔''

فِيْهِ سُلَيْمٌ اَخُوْكُمْ غَيْرُ تَارِكِكُمْ

besturdubooks.wordpress.com

وَالْمُسْلِمُوْنَ عِبَادُ اللّٰهِ غَسَّانُ

اس میں تمہارے بھائی بنو سلیم بھی ہیں جو تمہیں نہیں چھوڑیں گے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے بندے مسلمان غسانی بھی ہیں۔"

وَفِي عِضَادَتِهِ الْيُمْنَى بَنُوْ اَسَدٍ

وَالْاَجْرَبَانِ بَنُوْ عَبْسٍ وَّ ذُبْيَانُ

اس فوج کی دائیں جانب بنو اسد اور بنو عبس وذبیان قبائل کے خطرناک لوگ کھڑے ہیں۔"

تَكَادُ تَرْجِفُ مِنْهُ الْاَرْضُ رَهْبَتَهٗ

وَفِي مُقَدَّمِهٖ اَوْسٌ وَّ عُثْمَانُ

ان سے خوف کے مارے قریب ہے کہ زمین میں زلزلہ برپا ہو جائے اور فوج کے ہراول دستوں میں قبائل اوس اور بنو عثمان کھڑے ہیں۔"

طرفین کے انتظامات

جنگ کا تیسرا مرحلہ

جب لشکرِ اسلام چار دن سفر کے بعد منگل کی رات دس شوال کو وادی حنین میں پہنچا تو شام کے وقت اچانک ایک آدمی دوڑ دوڑ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے نبی! میں عام لوگوں سے آگے آگے چلا گیا یہاں تک کہ میں فلاں فلاں پہاڑ پر جا پہنچا میں نے وہاں دیکھا کہ ہوازن کا بچہ بچہ میدان میں نکل آیا ہے، کیا بوڑھے اور کیا جوان، کیا بچے اور کیا عورتیں، انسانوں کا ایک ایک فرد جنگ کے لئے میدان میں نکل آیا ہے۔ پردہ نشین عورتیں اور گھروں کا سارا سامان، اونٹ اور بکریاں سب میدان میں جمع ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے اور پھر فرمایا انشاء اللہ کل یہ سب کچھ مسلمانوں کے لئے مالِ غنیمت بنے گا۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا۔ آج کی رات ہماری پہرے داری کون کرے گا؟ تو سامنے سے گھوڑے پر سوار حضرت انس بن ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ آئے اور کہا یا رسول اللہ! میں پہرہ دوں گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس گھاٹی کی طرف بلندی پر چلے جاؤ لیکن تمہاری جانب سے رات کو ہم

besturdubooks.wordpress.com

پر دشمن کا اچانک حملہ نہ ہو۔ جب صبح کا وقت ہوا تو نبی اکرم ﷺ نماز کی جگہ پر تشریف لے آئے اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آپ نے صحابہ ؓ سے پوچھا کیا تم نے اپنے گھڑسوار پہرے دار کو دیکھا ہے؟ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا ہم نے اسے نہیں دیکھا ہے۔ پھر نماز کی اقامت ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے اور آپ ﷺ گھاٹی کی طرف بھی توجہ فرمائے ہوئے تھے۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا خوش ہو جاؤ تمہارا شہسوار پہرہ دار آ رہا ہے۔ ہم سب گھاٹی کی طرف درختوں کے درمیان سے دیکھنے لگے کہ اچانک حضرت انس بن ابو مرثد ؓ نمودار ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ میں آپ کے حکم کے مطابق اس گھاٹی کے اوپر والے حصے پر چلا گیا صبح کے وقت میں نے دونوں گھاٹیوں کا جائزہ لیا مگر میں نے کسی کو وہاں نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کیا تم رات کو سواری سے نیچے اترے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں میں قضائے حاجت اور نماز کے علاوہ سواری سے نیچے نہیں اترا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا تیرے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اب تم کوئی عمل بھی نہ کرو تمہارا کوئی نقصان نہیں۔

اسلامی جھنڈے

رات کے پچھلے حصے یعنی سحری کے وقت نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں کی صف بندی کی، آپ ﷺ نے مختلف دستوں اور مختلف قبائل میں مختلف چھوٹے بڑے جنگی جھنڈے تقسیم کئے۔ چنانچہ مہاجرین میں تین چھوٹے بڑے جھنڈے تھے جو حضرت علی ؓ، حضرت عمر فاروق ؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کے پاس تھے اور انصار کے پاس کئی جھنڈے تھے جو اسید بن حضیر ؓ، سعد بن عبادہؓ اور حباب بن منذر ؓ اور دیگر اشخاص نے اٹھا رکھے تھے۔ انصار و مہاجرین اور دیگر قبائل کے چھوٹے بڑے کل ۳۱ جھنڈے تھے جو مختلف لوگوں نے اٹھا رکھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی فوج کا مقدمۃ الجیش اور ہراول دستہ بنو سلیم بنایا تھا چنانچہ مکہ سے وادی حنین تک وہی رہا۔ وادی حنین میں آنحضرت ﷺ نے مقدمۃ الجیش پر حضرت خالد بن ولید ؓ کو امیر مقرر فرمایا چنانچہ جعرانہ تک آپ ہی امیر رہے۔ ادھر لشکرِ اسلام اور لشکر ایمان کی یہ تیاری مکمل ہوگئی اور اُدھر لشکرِ کفار اور لشکرِ شیطان اپنے انتظامات اور تیاریوں میں لگا ہوا تھا۔ سب سے پہلے مالک بن عوف نے لشکرِ اسلام کی

besturdubooks.wordpress.com

تعداد اور قوت معلوم کرنے کے لئے اپنے تین جاسوس روانہ کئے مالک نے ان سے کہا کہ لشکرِ اسلام میں گھس کر پورے احوال معلوم کر کے لاؤ۔ ان جاسوسوں نے جب لشکرِ اسلام کو دیکھا تو ان پر زبردست رعب طاری ہو گیا جب واپس مالک کے پاس پہنچ گئے تو ان کی حالت یہ تھی کہ جوڑ جوڑ میں ایسی کپکپی طاری تھی گویا کہ ان کے اعصاب بے جان ہو کر کٹ رہے ہیں۔ مالک بن عوف نے ان سے کہا تمہیں ہلاکت ہو، کیا ہو گیا کیا خبر ہے؟ انہوں نے کہا خدا کی قسم! ہم نے چتکبرے گھوڑوں پر روشن چہرے والے مردوں کو جب دیکھا تو ہماری یہ حالت ہو گئی جو تم دیکھ رہے ہو کہ اپنے اعضاء کو سنبھال نہیں سکتے۔ یاد رکھو آپ کی جنگ کسی زمینی مخلوق سے نہیں بلکہ آپ ایک ایسی آسمانی مخلوق سے جنگ کے لئے جا رہے ہیں جن کی آنکھیں چاروں طرف مسلسل گھوم رہی ہیں۔ اگر آپ ہماری بات مانیں گے تو ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اپنے لشکر کو لے کر واپس چلے جاؤ کیونکہ آپ کے لشکر نے بھی اگر ان لوگوں کو دیکھ لیا تو ان کی بھی وہی حالت ہو جائے گی جو اس وقت ہماری ہے۔

مالک نے کہا تم پر لعنت ہو تم میرے لشکر کے سب سے زیادہ بزدل آدمی ہو۔ پھر مالک نے ان کو قید کر لیا تا کہ رعب زدہ اور دہشت زدہ حالت میں یہ لوگ لشکر کو مرعوب نہ کریں۔

پھر مالک بن عوف نے کہا کہ میرے لشکر میں سب سے زیادہ بہادر آدمی کو حاضر کر دو۔ چنانچہ ایک بہادر شخص لایا گیا اور وہ جاسوسی کی مہم پر چلا گیا مگر جو حالت ان تین کی ہوئی تھی وہی حالت اس کی بھی ہو گئی اور بدن پر کپکپی طاری ہو گئی۔ مالک نے ان سے کہا تم نے کیا دیکھا اس نے کہا میں نے سفید اور روشن چہرے والوں کو چتکبرے گھوڑوں پر سوار دیکھا قسم بخدا ان کی طرف دیکھنے کی بھی کسی میں طاقت نہیں جو دیکھے گا اس کی یہی حالت ہو گی۔ اس کے بعد مالک بن عوف نے اپنے لشکر سے کہا کہ محمد (ﷺ) نے کبھی بھی اس سے پہلے تم جیسے تجربہ کاروں سے لڑائی نہیں لڑی ہو گی ان کی جنگیں ہمیشہ ناتجربہ کار لوگوں سے ہوئی ہیں جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ کامیاب رہے ہیں اب وہ دیکھ لیں گے کہ ان کا واسطہ کن جنگی ماہرین سے پڑا ہے۔ پس طریقہ کار یہ ہو گا کہ جب سحری کا وقت ہو جائے گا تو پہلے تم آدمیوں کی صفیں بنا لو اس کے بعد اونٹوں کی صفیں اس طرح رکھو کہ ان پر عورتیں سوار ہوں،

besturdubooks.wordpress.com

اس کے بعد پھر گائے بیل اور اونٹوں کی صفیں بناؤ اور پھر بکریوں کی صفیں ترتیب دو تاکہ دیکھنے والوں کو یہ سب کچھ انسانوں کا تیار شدہ لشکر معلوم ہو پھر حملہ کرنے سے پہلے اپنی تلواروں کی کاٹھیاں توڑ ڈالو تاکہ تلوار کو نیام میں واپس کرنے کا تصور ہی ختم ہو جائے اور پھر بیس ہزار تلوروں کے ساتھ ایسا حملہ کردو جیسا کہ ایک دم ایک آدمی حملہ کرتا ہے اور یہ بات یاد رکھو کہ غلبہ انہیں لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جو پہلے حملہ کرتے ہیں۔

اس تقریر کے بعد ہوازن کے لوگوں نے تلواروں کی کاٹھیاں توڑ دیں اور انتہائی منظم انداز سے جنگ کے لئے تیار ہو گئے اور جھنڈے اٹھا لئے، جنگی حکمت عملی کے تحت مالک بن عوف نے یہ چالاکی بھی کی کہ وادی حنین کے کھلے میدان سے پہلے اس نے اپنے تمام لشکر تنگ مقامات میں کمین گاہوں میں بٹھا دیا اور پھر کہا کہ جونہی لشکرِ اسلام یہاں داخل ہو جائے تم یکبارگی بیس ہزار آدمی ان پر حملہ کردو اور ان کو تلواروں کی دھاروں پر دھر لو۔

شدید معرکہ اور مسلمانوں کو عارضی شکست

جنگ کا چوتھا مرحلہ

اہل تاریخ اور علامہ واقدی کا بیان ہے کہ صبح کی تاریکی میں رسول اللہ ﷺ وادی حنین میں اپنے جانثاروں کے ساتھ نیچے کی طرف اترنے لگے۔ وادی حنین کی یہ جگہ ایک پیچ دار اور ٹیڑھا درہ تھا، یہاں تنگ گھاٹیاں تھیں اور دشوار گزار گزرگاہیں تھیں۔ لشکرِ اسلام کا ہراول دستہ کافی آگے نکل چکا تھا آنحضرت ﷺ اپنے سفید خچر ''دلدل'' پر سوار تھے دو زرہیں آپ نے زیب تن کی ہوئی تھیں سر مبارک پر لوہے کی ٹوپی ''مغفر'' مزین کی ہوئی تھی۔ خود آپ کے سر پر تھا اور آپ اپنی جانباز افواج کا معائنہ بھی فرما رہے تھے اور ساتھ ساتھ جنگ کی ترغیب بھی دے رہے تھے اور صبح کی اس تاریکی میں اس وادی میں اتر بھی رہے تھے کہ اچانک سامنے سے تاک میں بیٹھے ہوئے بیس ہزار کفار نے تیروں، نیزوں، تلواروں اور پتھروں سے یکبارگی حملہ کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس واقعہ کو اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

وادی حنین تہامہ کی وادیوں میں سے ایسی وادی ہے جس میں تنگ گھاٹیاں اور گہرے غار اور گڑھے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

جب ہم اس وادی میں پہنچے تو ہم پر ہوازن کے لوگوں نے ان گھاٹیوں سے اچانک حملہ کر دیا خدا کی قسم میں نے اتنی کثیر تعداد کے لشکر کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ مویشی اونٹ، گائیں، بکریاں اور انسان ایک سیاہ بادل کی شکل میں اس طرح نظر آ رہے تھے گویا کہ یہ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ ہم صبح کی تاریکی میں وادی میں اترنے ہی لگے تھے کہ اچانک انہوں نے گھاٹیوں اور غاروں سے نکل کر ہم پر یکبارگی سے ایسا حملہ کر دیا جیسا کہ ایک آدمی ایک دم ہلہ بول دیتا ہے۔ سب سے پہلے بنوسلیم کے شہسوار بھاگ گئے اور پھر اہل مکہ اور پھر عام لوگ ایسے بھاگنے لگے کہ پیچھے مڑ کر بھی کسی نے نہ دیکھا۔

اس وقت رسول اللہ ﷺ دائیں بائیں بھاگنے والوں کو دیکھ رہے تھے اور فرما رہے تھے:

"یَا اَنْصَا رَاللّٰهِ ،وَاَنْصَا رَرَسُوْلِهٖ اَنَا
عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ صَابِرٌ"

اے اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار! اور اے رسول اللہ کے جاںنثارو! میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول یہاں ڈٹ کر صابر کھڑا ہوں۔"

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جنگِ حنین کا آنکھوں دیکھا حال اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ جب لوگ بھاگے تو میں رسول اللہ ﷺ کے بغلہ کی باک پکڑے ہوئے تھا میں جسیم آدمی تھا اور میری آواز بلند تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عباس! آواز دو کہ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ یَا مَعْشَرَ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ اے جماعت انصار! اے بیعت رضوان والو! میں نے آواز دی یہ آواز سنتے ہی ہر طرف سے لبیک لبیک کی صدا آئی اور اطراف سے لوگ آ کر وہاں جمع ہونا شروع ہو گئے۔ عجلت میں جو اونٹ نہ لا سکتا تھا وہ زرہ کو گلے میں ڈال لیتا اور تیر و کمان اور تلوار لے کر اونٹ سے کود پڑتا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف اور میری آواز کی طرف دوڑتا۔ جب ایک سو آدمی جمع ہو گئے تو جنگ شروع ہو گئی۔ خزرج کے لوگ بڑے ثابت قدم لڑنے والے لوگ تھے جب انہوں نے دوبارہ جنگ شروع کی تو آنحضرت ﷺ نے جھانک کر دیکھا اور فرمایا اَلْاٰنَ حَمِیَ الْوَطِیْسُ اب گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ،اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

besturdubooks.wordpress.com

''میں اللہ کا نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب جیسے بہادر کا بیٹا ہوں۔''

صحیح مسلم کی روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ بغلہ سے اترے۔ زمین سے ایک مٹھی مٹی لی اور کفار کی طرف متوجہ ہوئے اور شاھت الوجوہ پڑھ کر وہ مٹی کفار کی طرف پھینکی تو دشمن ایسا نہ بچا جس کی آنکھ میں یہ خاک نہ پڑی ہو۔ پس کفار بھاگے اور اللہ نے فتح دی۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ تمام صحابہ اس پر متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیچھے نہیں ہٹے تھے اور کوئی روایت ایسی نہیں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کسی جنگ میں کبھی بھاگے ہوں اور نہ ایسا ممکن تھا کیونکہ شان نبوت تو یہ تھی کہ عین اس وقت جبکہ لوگ پیچھے ہٹ کر بھاگ رہے تھے حضور اکرم ﷺ آگے بڑھنا چاہتے تھے۔ اسی لئے حضرت عباس ؓ اور ابوسفیان بن حارث ؓ آپ کے بغلہ کی باگ پکڑے ہوئے تھے تا کہ حضور ﷺ تنہا آگے نہ جائیں۔

صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت براء بن عازب ؓ سے قبیلہ قیس کے کسی آدمی نے پوچھا کہ جنگ حنین میں آپ لوگ بھاگ گئے تھے اور رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیا تھا۔

حضرت براء ؓ نے فرمایا کہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے تھے مگر بات یہ ہوئی کہ آگے جو لوگ تھے وہ ناتجربہ کار اور غیر مسلح تھے ان لوگوں پر ہوازن نے یکبارگی حملہ کر دیا۔ ہوازن بڑے تیر انداز تھے ایک ساتھ ٹڈی دل کی طرح ان کے تیر آتے تھے اور کوئی تیر نشانہ سے خالی نہیں جاتا تھا لیکن رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے۔ حضرت براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ جنگ شدید ہو جاتی تو ہم نبی اکرم ﷺ کی پناہ میں کھڑے ہوتے تھے اور ہم میں سب سے بہادر وہ شخص ہوتا تھا جو جنگ میں نبی اکرم ﷺ کے برابر کھڑا ہو جاتا تھا۔

صحابہ کرام ؓ کا بیان ہے کہ جنگ حنین میں جب لوگ بھاگ گئے تو آپ ﷺ دائیں طرف ہو کر اپنی سواری پر اس حال میں سوار تھے کہ آپ نے تلوار سونت لی تھی اور اس کے نیام کو آپ نے پھینک دیا تھا۔ آپ کے ساتھ مہاجرین وانصار اور اہل بیت کے چند لوگ رہ گئے تھے اس وقت آپ نے یہ دعا پڑھی:

''اللھم لک الحمد والیک المشتکی وانت المستعان''

besturdubooks.wordpress.com
اے اللہ سب تعریف تیرے لئے، اور ہم تیری ہی طرف شکایت لاتے ہیں اور تو ہی مددگار ہے۔"
اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

"اللھم انک ان تشاء لا تعبد فی الارض بعد الیوم"

ترجمہ: اے اللہ اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد زمین میں تیری عبادت نہ ہو تو ان صحابہ کو ختم کر دے ورنہ نہیں۔"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جنگ حنین کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگ وادی حنین کی طرف جا رہے تھے اور تہامہ کی وادیوں میں سے ایک وادی کے اندر تیز گزر رہے تھے بالکل صبح کا ابتدائی وقت تھا دشمن پہلے سے اس تنگ راستے کی گھاٹیوں، گڑھوں، اور تنگ مقامات میں چھپے ہوئے بیٹھے تھے جس کی ہم لوگوں کو بالکل خبر نہیں تھی کہ یہاں کوئی خوف وخطر ہوگا۔ اسی حالت میں اچانک ان سب نے ہم پر یکبارگی ہر طرف سے ایک ساتھ شدت کا حملہ کر دیا۔ پھر تو یہ حال تھا کہ ہماری جماعت بے تحاشا پلٹی، آدمی پر آدمی اور اونٹ پر اونٹ گرے جا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ داہنے رخ پلٹے اور کہا کہ لوگو! کہاں اور کدھر جا رہے ہو؟ میری طرف آؤ میں خدا کا رسول ہوں، میں خدا کا پیغمبر ہوں اور میں محمد بن عبداللہ ہوں۔ مگر کیفیت یہ ہوگئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف چند مہاجرین اور اہل بیت کے تقریباً پندرہ سولہ آدمی رہ گئے تھے جن میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل بن عباس اور ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہم وغیرہ شامل تھے باقی لوگ ادھر ادھر بھاگ چکے تھے۔

حنین میں خواتین اسلام کی بہادری

اسلام کی مشہور بہادر خاتون حضرت ام عمارہؓ فرماتی ہیں کہ جنگ حنین میں جب مسلمانوں کو شکست ہوئی تو ہر شخص اسی طرف بھاگا جس طرف بھاگنا ممکن ہوا، کچھ تو بھاگ کر مکہ پہنچ گئے، میں اور میرے ساتھ چار دیگر خواتین بھی وہیں پر موجود تھیں میرے ہاتھ میں میری مشہور تیز دھار تلوار تھی اور ام سلیم کے پاس اس کا تیز خنجر تھا جس کو اس نے کمر کے وسط میں باندھ رکھا تھا، حالانکہ اس وقت وہ امید سے بھی تھی۔ ام سلیط اور ام حارث بھی موجود تھیں۔ اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ ام عمارہؓ نے شکست

besturdubooks.wordpress.com

کے وقت تلوار سونت لی اور چیخ چیخ کر انصار کو یہ آواز دی، یہ بھاگنے کی کون سی بری عادت ہے؟ تم بھاگتے کیوں ہو؟ ام عمارہ رضی اللہ عنہا خود بیان کرتی ہے کہ میں نے ایک موقع پر ہوازن کے ایک آدمی کو ایک مٹیالے رنگ کے اونٹ پر سوار دیکھا جس کے ہاتھ میں جنگی جھنڈا بھی تھا جو اپنے اونٹ کو مسلمانوں کے تعاقب میں تیزی سے دوڑا رہا تھا، میں نے سامنے سے آ کر اس شخص پر حملہ کر دیا پہلے میں نے اس کے اونٹ کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اونٹ کے گرنے کے ساتھ ہی میں نے اونٹ سوار پر شدید حملہ کیا، میں اس پر مسلسل تلوار چلاتی رہی یہاں تک کہ میں نے اس کو ڈھیر کر کے رکھ دیا پھر میں نے اس کی تلوار لے لی اور اونٹ کو مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتے چھوڑا۔ ادھر یہ ہو رہا تھا اور ادھر نبی اکرم ﷺ اپنی تلوار سونتے ہوئے کھڑے تھے اور آپ یہ آواز دے رہے تھے اے اصحاب سورۂ بقرہ! یعنی اے جہاد کے فرض حکم کو جاننے اور ماننے والو! واپس جاؤ۔ یہ آواز سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فوراً پلٹ کر آ گئے اور اپنے اپنے خصوصی شعار کے ساتھ جنگی دستوں کو اس طرح بلانے لگے، یا بنی عبدالرحمٰن! یا بنی عبداللہ! یا خیل اللہ! اس آواز سے انصار اکھٹے ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے ہوازن پر حملہ کر دیا اور کئی لوگوں کو گرفتار کر کے لائے میرے دو بیٹوں کے پاس بھی کچھ قیدی تھے چنانچہ میں غضبناک حالت میں کھڑی ہو گئی اور ایک قیدی کی گردن میں نے اڑا دی۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا: ام سلیمؓ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ حنین کے موقع پر انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ دیکھ نہیں رہے ہیں ان لوگوں نے آپ کو کس طرح تنہا کفار کے سامنے چھوڑ دیا اور آپ کو چھوڑ کر یہ لوگ کس طرح بھاگ گئے؟ آپ ان کو کبھی معاف نہ کریں اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پر قدرت دیدی تو ان کو بھی مشرکین کی طرح قتل کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے ام سلیم! اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہو گیا اور دشمن کو پسپا کر دیا اللہ تعالیٰ کی حفاظت وسیع تر ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام سلیم کے ہاتھ میں اس کا تیز خنجر تھا جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے خنجر کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ تیرے پاس کیا ہے اے ام سلیم؟ اس نے جواب میں کہا کہ یہ میرا خنجر ہے اگر میرے قریب کوئی کافر یا مشرک آئے گا تو میں یہ خنجر اس کے پیٹ میں گھونپ کر پھاڑ دوں گی۔

besturdubooks.wordpress.com

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے فرمایا کہ یا نبی اللہ! آپ ام سلیم کی جرأت مندانہ گفتگو سن رہے ہیں؟ حضرت مسکرائے۔ سچ ہے۔

خَلَقَ اللّٰہُ لِلْحُرُوْبِ رِجَالاً

وَرِجَالاً لِقَصْعَۃٍ وَّثَرِیْدٍ

"یعنی اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو جہاد کے لئے اور بعض کو قورمے اور ثرید کھانے کے لئے پیدا کیا ہے۔"

حضرت ام حارث رضی اللہ عنہا: حضرت ام حارثؓ نے اپنے شوہر ابوحارث رضی اللہ عنہ کے اونٹ کی لگام پکڑ کر کہا، اے ابوحارث! نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو؟ آپ نے اونٹ کو زبردستی روکے رکھا جبکہ وہ دوسرے آگے جانے والے اونٹوں کی طرف زور لگا کر جانا چاہ رہا تھا اور لوگ بھی بھاگے جا رہے تھے۔ ام حارثؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس سے عمر فاروقؓ کا گزر ہوا تو میں نے پوچھا اے عمر! مسلمانوں کو کیا ہو گیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بس اللہ تعالیٰ کا حکم تھا جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ پھر ام حارثؓ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ قسم بخدا میرے اونٹ کے پاس سے جو مسلمان بھاگ کر گزرے گا میں اسے قتل کر دونگی، قسم بخدا میں نے کبھی بھی ایسا نہیں دیکھا جس طرح کہ قبیلہ بنوسلیم نے آج کیا کہ بھاگ کر سب لوگوں کی شکست کا سبب بن گئے۔

فائدہ: خواتین کی یہ جرأت جہاں آج کل کی خواتین کے لئے درسِ عبرت ہے وہیں پر یہ مردوں کے لئے باعثِ غیرت اور نشان جرأت ہے کہ اسلام کے لئے عورتوں نے کس طرح قربانیاں دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عظیم عمل کو پوری امت کی عورتوں اور مردوں کے لئے بیداری کا ذریعہ بنائے اور امت کی ان بہادر ماؤں کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ خراج تحسین کے طور پر میں اپنی لغت میں ان خواتین کے لئے یہ کہوں گا۔

کہ دہ سرونہ خہ اونہ شوہ

خو گہ اسلامہ جنگنی بہ دیے گٹینہ

یعنی اگر مردوں سے اسلام کی خدمت نہ ہو سکی تو اے پیارے اسلام، بہادر مائیں تجھے جیتیں گی۔"

besturdubooks.wordpress.com

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں

جنگ حنینؑ کے متعلق قرآن عظیم کی جو آیات میں نے شروع میں لکھ دی ہیں ان کے متعلق علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے ایک عجیب منظر پیش کیا ہے شاہی کلام کی شاہانہ اردو میں تفسیر پڑھئے اور لطف اٹھایئے۔

فرماتے ہیں: پچھلی آیت میں تنبیہ کی گئی تھی کہ جہاں فی سبیل اللہ کے وقت مؤمنین کو کنبہ، برادری، اموال واملاک وغیرہ کسی چیز پر نظر نہ ہونی چاہئے۔ یہاں آگاہ فرمایا ہے کہ مجاہدین کو خود اپنی فوجی جمعیت وکثرت پر گھمنڈ نہ کرنا چاہئے، نصرت وکامیابی اکیلے خدا کی مدد سے ہے، جس کا تجربہ پیشتر بھی بہت سے میدانوں میں تم کر چکے ہو۔ بدر، قریظہ، نضیر اور حدیبیہ وغیرہ میں جو کچھ نتائج رونما ہوئے وہ محض امدادالٰہی وتائید غیبی کا کرشمہ تھا اور اب آخر میں غزوۂ حنین کا واقعہ تو ایسا صریح اور عجیب وغریب نشان آسمانی اور نصرت وامداد کا ہے جس کا اقرار سخت معاند دشمنوں تک کو کرنا پڑا ہے۔

فتح مکہ کے بعد فوراً آپ کو اطلاع ملی کہ ہوازن وثقیف وغیرہ بہت سے قبائل عرب نے ایک لشکر جرار تیار کر کے بڑے ساز سامان سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ یہ خبر پاتے ہی آپ ﷺ نے دس ہزار مہاجرین وانصار کی فوج گراں لے کر جو مکہ فتح کرنے کے لئے مدینہ سے ہمراہ آئی تھی، طائف کی طرف کوچ کر دیا، دو ہزار طلقاء بھی جو فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوئے تھے آپ کے ہمراہ تھے یہ پہلا موقع تھا کہ بارہ ہزار کی عظیم الشان جمعیت کیل کانٹے سے لیس ہو کر میدان جہاد میں نکلے، یہ منظر دیکھ کر بعض صحابہ سے رہا نہ گیا اور بے ساختہ بول اٹھے کہ جب ہم بہت تھوڑے تھے اس وقت ہمیشہ غالب رہے ہیں تو آج ہماری اتنی بڑی تعداد کسی سے مغلوب ہونے والی نہیں ہے۔ یہ جملہ مردانِ توحید کی زبان سے نکلنا بارگاہ احدیت میں ناپسند ہوا، ابھی مکہ سے تھوڑی دور نکلے تھے کہ دونوں لشکر مقابل ہو گئے۔ فریق مخالف کی جمعیت (اس موقع پر) چار ہزار تھی جو سر پر کفن باندھ کر اور سب عورتوں، بچوں کو ساتھ لے کر ایک فیصلہ کن جنگ کے لئے پوری تیاری سے نکلے تھے۔ اونٹ، گھوڑے، مویشی اور گھروں کا کل اندوختہ کوڑی کوڑی کر کے اپنے ہمراہ لے آئے تھے۔ ہوازن کا قبیلہ تیر اندازی کے فن میں سارے عرب میں شہرت رکھتا تھا۔ اس کے بڑے ماہر تیر اندازوں کا دستہ وادی حنین کی پہاڑیوں میں گھات لگائے بیٹھا تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ پہلے معرکہ میں کفار کو ہزیمت ہوئی اور وہ بہت سا مال چھوڑ کر پسپا ہو گئے۔ یہ دیکھ کر مسلمان سپاہی مالِ غنیمت کی طرف جھک پڑے اس وقت ہوازن کے تیر اندازوں نے گھات سے نکل کر ایک دم دھاوا بول دیا۔ آن واحد میں چاروں طرف سے اس قدر تیر برسائے کہ مسلمانوں کو قدم جمانا مشکل ہو گیا اول طلقاء میں بھاگڑ پڑی۔ آخر سب کے پاؤں اکھڑ گئے زمین باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی کہ کہیں پناہ کی جگہ نہیں مل رہی تھی۔ حضور پر نور ﷺ مع چند رفقاء کے دشمنوں کے نرغہ میں تھے ابوبکر، عمر، عباس، علی، عبداللہ بن مسعود وغیرہ رضی اللہ عنہم تقریباً سو یا اسی صحابہ بلکہ بعض اہل سیر کی تصریح کے موافق کل دس نفوس قدسیہ (عشرہ کاملہ) میدان جنگ میں باقی رہ گئے جو پہاڑ سے زیادہ مستقیم نظر آئے تھے۔

یہ خاص موقع تھا جبکہ دنیا نے پیغمبرانہ صداقت وتوکل اور معجزانہ شجاعت کا ایک محیر العقول نظارہ ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا۔

آپ ﷺ سفید خچر پر سوار ہیں۔ عباس رضی اللہ عنہ ایک رکاب اور ابوسفیان بن الحارث رضی اللہ عنہ دوسری رکاب تھامے ہوئے ہیں۔ چار ہزار کا لشکر پورے جوش انتقام میں ٹوٹ پڑتا ہے، ہر چار طرف سے تیروں کا مینہ برس رہا ہے، ساتھی منتشر ہو چکے ہیں مگر رفیق اعلیٰ آپ ﷺ کے ساتھ ہے، زبانی تائید اور آسمانی سکینہ کی غیر مرئی بارش آپ ﷺ پر اور ان کے گنے چنے رفیقوں پر ہو رہی ہے۔ جس کا اثر آخر کار بھاگنے والوں تک پہنچتا ہے۔ جدھر سے ہوازن وثقیف کا سیلاب بڑھ رہا ہے آپ ﷺ کی سواری کا منہ اس وقت بھی اسی طرف ہے اور ادھر یہ آگے بڑھنے کے لئے خچر کو مہمیز کر رہے ہیں۔ دل سے خدا کی طرف لو لگی ہے اور زبان پر نہایت استغناء واطمینان کے ساتھ۔

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

جاری ہے۔ یعنی بے شک میں سچا پیغمبر ہوں اور عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔ اسی حالت میں آپ ﷺ نے صحابہ کو آواز دی: "إِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ إِلَيَّ أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ." خدا کے بندو! ادھر آؤ کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ پھر آپ کی ہدایت کے موافق حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (جو نہایت جہیر الصوت تھے)

besturdubooks.wordpress.com

اصحاب سمرہ کو پکارا جنہوں نے (حدیبیہ میں) درخت کے نیچے حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی تھی۔آواز کا کانوں میں پہنچنا تھا کہ بھاگنے والوں نے سواریوں کا رخ میدان جنگ کی طرف پھیر دیا۔جس کے اونٹ نے رخ بدلنے میں دیر کی وہ گلے میں زرہ ڈال کر اونٹ سے کود پڑا اور سواری چھوڑ کر حضور ﷺ کی طرف لوٹا۔اسی اثناء میں حضور ﷺ نے تھوڑی سی مٹی اور کنکریاں اٹھا کر لشکر کفار پر پھینکیں جو خدا کی قدرت سے ہر کافر کے چہرے اور آنکھوں پر پڑی۔ادھر حق تعالیٰ نے آسمان سے فرشتوں کی فوجیں بھیج دیں جن کا نزول غیر مرئی طور پر مسلمانوں کی تقویت و ہمت افزائی اور کفار کی مرعوبیت کا سبب ہوا۔پھر کیا تھا کفار کنکریوں کے اثر سے آنکھیں ملتے رہے (اور) جو مسلمان قریب تھے انہوں نے پلٹ کر حملہ کر دیا آناً فاناً مطلع صاف ہو گیا بہت سے بھاگے ہوئے مسلمان لوٹ کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ لڑائی ختم ہو چکی ہے ہزاروں قیدی آپ ﷺ کے سامنے بندھے کھڑے ہیں اور مال غنیمت کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔

فَسُبْحَانَ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَئٍ اس طرح کافروں کو دنیا میں سزا دی گئی۔(تفسیر عثمانی صفحہ ۲۵۸)

عارضی شکست پر قریش کے تبصرے

مکہ مکرمہ سے لشکر اسلام کے ساتھ کچھ غیر مسلم بھی بطور تماش بین آئے تھے اور کچھ نومسلم بھی ساتھ تھے۔تاریخ اس پر گواہ ہے اور دنیا کا دستور ہے کہ جب شکست ہو جاتی ہے تو لوگوں کے قلبی احساسات اور رجحانات ظاہر ہو جاتے ہیں۔اس قسم کی قیاس آرائیاں کچھ نومسلم اور کچے مسلمانوں کی زبانوں سے ظاہر ہوئیں اور کچھ غیر مسلم تماش بینوں نے بھی اس عارضی شکست پر تبصرے کئے چنانچہ ابوسفیان بن حرب نومسلم نے اس وقت کہا کہ یہ ایسی شکست ہے کہ اب یہ ساحل سمندر سے ورے نہیں رکے گی۔

کلدہ بن حنبل نے چلا کر کہا لوگو! خوب سن لو آج محمد (ﷺ) کا جادو ٹوٹ گیا۔اس پر صفوان بن امیہ نے اسے ٹوکا اور کہا خاموش ہو جاؤ، اگر ہم پر قریش کا آدمی حکمران ہو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ ہم پر ہوازن کا آدمی حکمرانی کرے۔

شیبہ بن عثمان غیر مسلم نے اس وقت کہا کہ آج میں محمد (ﷺ) سے اپنے باپ کا بدلہ لوں گا جو احد کی

besturdubooks.wordpress.com

جنگ میں مارا گیا تھا۔ یہ کہہ کر وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھا وہ خود کہتے ہیں کہ میں جب آپ ﷺ کی پشت کی طرف سے آگے بڑھنے لگا تو ایک خوفناک آگ میرے سامنے بلند ہوگئی جس سے میں ڈرا کہ یہ آگ مجھے پکڑ نہ لے اور مجھے اندازہ ہوگیا کہ آپ ﷺ غیبی حفاظت میں ہیں۔ پھر آپ نے مجھے اپنی طرف بلایا اور میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام ڈالا اور مجھے حضور اکرم ﷺ سب سے زیادہ محبوب ہوگئے۔ سہیل بن عمرو نے اس افراتفری پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس شکست کے نقصان کو اب محمد (ﷺ) دور نہیں کرسکتا۔

اس موقع پر ایک مشرکہ عورت نے یہ شعر پڑھا۔

قَدْ غَلَبَتْ خَيْلَ اللّٰهِ خَيْلُ اللَّاتِ
وَخَيْلُهُ اَحَقُّ بِالثَّبَاتِ

یعنی لات منات بتوں کا لشکر اللہ تعالیٰ کے شہسواروں پر غالب آیا اور بتوں کے شہسوار ثابت قدمی کے زیادہ حق دار ہیں۔"

اس کے جواب میں ایک مسلمان خاتون نے فرمایا۔

قَدْ غَلَبَتْ خَيْلَ اللّٰهِ خَيْلُ اللَّاتِ
وَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالثَّبَاتِ

"اللہ تعالیٰ کا لشکر لات کے لشکر پر غالب آیا اور اللہ تعالیٰ کا لشکر ثابت قدم رہنے کا زیادہ حق دار ہے۔"

یہ ملا جلا ردعمل اس عارضی شکست پر مختلف تبصرہ نگاروں نے بطور تبصرہ کیا۔

اللہ تعالیٰ کی مدد کا نزول

جنگ حنین کے متعلق قرآن کریم میں جو آیتیں اتری ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد خاص کا ذکر فرمایا ہے۔ سکینہ اور خصوصی تسلی کے نزول کے ساتھ ساتھ فرشتوں کے بھیجنے اور پھر کفار کو سزا دینے کا تذکرہ فرمایا ہے۔ میں نے ابتداء میں وہ آیتیں درج کی ہیں اور شیخ الاسلام علامہ عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر کو بھی نقل کردیا ہے۔

اب یہاں اس نصرت خداوندی کے خاص واقعات کو ملاحظہ فرمائیں:

besturdubooks.wordpress.com

(۱) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عارضی شکست کے بعد میں نے جب انصار اور مہاجرین کو پکار کر بلایا تو وہ یالبیک، یالبیک کہتے ہوئے ایسے ہماری طرف دوڑ کر آئے جیسے اونٹنی اپنی اولاد کی طرف دوڑ دوڑ کر آتی ہے۔ جب صحابہ رضی اللہ عنہم اکھٹے ہوگئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانک کر ان کو دیکھا اور فرمایا اب لڑائی کا تنور گرم ہوگیا۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میں مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر کفار کی طرف پھینک دیں اور پھر فرمایا رب کعبہ کی قسم! یہ لوگ شکست کھا گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم بخدا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ کفار کا زور ٹوٹ چکا تھا اور ان کی تیزی ہوگئی تھی یہاں تک کہ انہوں نے مکمل شکست کھالی پھر میں نے دیکھا کہ نبی اکرم رضی اللہ عنہ اپنے خچر کے ساتھ ان کے تعاقب میں تیز دوڑ رہے تھے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم مڑ کر واپس آگئے اور کفار سے پھر آمنے سامنے ہوگئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! تجھ سے تیری نصرت کا وعدہ مانگتا ہوں ان کفار کے لئے مناسب نہیں کہ یہ ہم پر غالب آجائیں یہ کہہ کر آپ نے مجھ سے کہا۔ اے عباس! مجھے یہ کنکریاں دے دو۔ میں نے آپ کو زمین سے کنکریاں دے دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شاھت الوجوہ'' یعنی یہ چہرے ذلیل وخوار ہوجائیں۔ آپ نے وہ کنکریاں کفار کے چہروں پر ماردیں اور کہا کہ ربِ کعبہ کی قسم یہ لوگ شکست کھا گئے۔ اس عمل کے ساتھ ساتھ کفار نے شکست کھالی اور سب بھاگ گئے۔

(۲) جبیر بن مطعم کے دادا کی ایک روایت میں ہے فرماتے ہیں کہ جب ہم نے وادی حنین میں دیکھا تو سیاہ بادل کی طرح دشمن ہی دشمن نظر آرہا تھا۔ مویشی اور عورتیں اور مردوں کا ایک سیلاب تھا میں یہ دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں سیاہ بادل کی طرح ایک سایہ آسمان سے نیچے اتر آیا جس نے ہم پر اور دشمن دونوں پر سایہ کیا اور آسمان کے اطراف اس سے بھر گئے۔ میں نے جب پھر غور سے دیکھا تو وادی حنین میں سیاہ چیونٹیوں کا سیلاب رواں تھا مجھے ذرہ برابر شک نہیں تھا کہ یہ نصرتِ خداوندی ہے جس سے اللہ نے ہماری مدد کی ہے۔ چنانچہ اسی سے کفار کو شکست ہوگئی۔

انصار کا بیان ہے کہ ہم نے جنگ حنین کے دن شہد کی سیاہ مکھیوں کی طرح تہہ بہ تہہ ٹکڑیاں آسمان

besturdubooks.wordpress.com

سے گرتے دیکھیں جب ہم نے غور سے دیکھا تو وہ چیونٹیاں تھیں جو پھیل رہی تھیں ہم میں سے بعض ساتھیوں نے تو ان چیونٹیوں کو اپنے کپڑوں سے جھاڑنا شروع کر دیا حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد تھی جو ہمارے لئے آئی تھی۔

(۳) اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ جنگ حنین کے موقع پر جو فرشتے آسمان سے اتر آئے تھے ان کی پگڑیاں سرخ تھیں جن کے شملے کندھوں پر پڑے تھے ان فرشتوں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کی اور کفار کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔

(۴) مسلمانوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی ایک نصرت یہ بھی تھی کہ اللہ نے کفار کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈالا تھا۔ چنانچہ ایک غیر مسلم سوید بن عامر سے اسلام قبول کرنے کے بعد جب مسلمان پوچھتے تھے کہ وہ رعب کیسا تھا تو آپ کنکریوں کو لے کر تھال پر زور سے مارتے تھے اور فرماتے کہ ہمارے دل پر ایسے جھٹکے لگتے تھے جس طرح کہ یہ کنکریاں پلیٹ پر لگتی ہیں اور اس سے آواز پیدا ہوتی ہے۔

جنگ حنین میں شریک غیر مسلم بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مٹھی بھر کنکریاں پھینک دیں تو ہم میں سے ہر ایک کی آنکھ میں یہ کنکریاں آ کر لگیں پھر ہم میں سے ہر آدمی اپنے دل میں اس طرح گھبراہٹ کی چوٹیں محسوس کر رہا تھا جس طرح کہ پلیٹ پر کنکریاں کے مارنے سے چوٹیں لگتی ہیں۔ دل کی گھبراہٹ ختم ہی نہیں ہوتی تھی۔ ہم نے اس دن چتکبرے گھوڑوں پر سفید مردوں کو دیکھا جن کی سرخ پگڑیاں تھیں جن کے شملے کندھوں کے درمیان پڑے ہوئے تھے۔ یہ فرشتے جماعتوں اور دستوں کی شکل میں آسمان سے مسلسل اتر رہے تھے ان کی وجہ سے ہمارے دلوں میں اتنا رعب پڑا کہ ہم لڑنے کے قابل نہ رہے۔

(۵) ابن اسحاق جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے دیکھا کہ ہمارے اور دشمن کے درمیان کوئی چیز چادر کی طرح آسمان سے زمین پر آئی اس میں سیاہ چیونٹیاں تھیں تھوڑی دیر میں ان چونٹیوں سے وادی بھر گئی اس کے بعد دشمن کو شکست ہوگئی۔

نوٹ: جنگ حنین کی اس عارضی شکست پر بعض حضرات اپنے اجتماعات میں زور وشور سے یہ

besturdubooks.wordpress.com

بیانات کرر ہے ہیں کہ دیکھو ذرا سی معصیت اور معمولی سے گناہ پر اللہ تعالیٰ نے کس طرح سزا دی اور نصرت و مدد بند ہوگئی اور صحابہ کرام کو حضور ﷺ کی موجودگی میں شکست ہوگئی آج مجاہدین جو گناہ گار ہوتے ہیں ان کے ساتھ اللہ کی مدد نہیں ہوگی اور جب مدد نہیں ہوگی تو جہاد صحیح نہیں ہوگا۔ لہذا آج کل کا جہاد صحیح نہیں ہے۔ پہلے نیک بنو ایمان بناؤ پھر جہاد کرو۔ تو جواباً عرض ہے کہ یہ جو اللہ کی مدد آگئی یہ کیوں آئی؟ دوم یہ کہ فتح وشکست اللہ تعالیٰ کے قانون رب العالمین کا ایک حصہ ہے کہ کبھی ایک کی باری کبھی دوسرے کی باری آتی ہے۔ قرآن کہتا ہے ''یہ جنگ کے دن ہیں جو ہم ادلتے بدلتے ہیں۔'' سوم یہ کہ نیک بننے کا مطلب اگر یہ ہو کہ کوئی گناہ نہ ہو تو یہ رتبہ معصومیت کا صرف انبیاء کو حاصل ہے غیر نبی جو بھی ہوگا معصوم نہیں ہوگا۔ صحابہ محفوظ تھے دوسرے لوگ تو محفوظ بھی نہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جہاد منسوخ ہوگیا کیونکہ معصوم لوگ نہیں۔ اور یہ شیعہ کا عقیدہ ہے اور اگر مسلمان ہونا مراد ہے تو الحمدللہ ہر کلمہ پڑھنے والا مسلمان ہے جہاد کریں گے تو گناہ معاف ہوں گے۔

عارضی شکست کے بعد شدید جنگ اور فتح

جنگ کا پانچواں مرحلہ

دشمنوں کی چال اور خفیہ تدبیر کی وجہ سے جب لشکر اسلام میں بھگی پڑگئی تو گویا مسلمانوں کو شکست ہوگئی کیونکہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس چند مہاجرین وانصار اور اہل بیت کے سوا کوئی نہیں تھا۔ سب تتر بتر ہو کر ادھر ادھر منتشر ہو گئے تھے اور اس بے سروسامانی کی حالت میں ان کے پاؤں ایسے اکھڑ گئے کہ جمنا مشکل ہوگیا۔ غیر مسلم کفار نے اور بعض کچے مسلمانوں نے طرح طرح کے تبصرے کئے۔ غرض جس نے جو چاہا کہدیا مگر رسول مقبول ﷺ نے کسی کی بات کی کچھ پروانہ کی اور اس کسمپرسی کے ہنگامے میں آپ کی شجاعت واستقلال نے ثابت کردیا کہ آپ کے ہاشمی خون میں جوانمردی و بہادری کا وہ پورا حصہ شامل ہے جو افضل الرسل میں ہونا چاہئے۔

چنانچہ آپ اس تنہائی اور کسمپرسی کے خوفناک وقت میں اپنی سواری سے نیچے اتر گئے اور دشمن کو للکارا کر کہا میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، اور میں عبدالمطلب جیسے بہادر کا چشم و چراغ ہوں۔

چند صحابہ ﷺ ہالہ کی طرح آپ کو چاروں طرف گھیرے میں لئے ہوئے تھے اور آپ چاہ رہے تھے

besturdubooks.wordpress.com

کہ سب سے آگے بڑھیں اور بنفس نفیس دشمنوں کے جم غفیر میں گھس کر مقابلہ کریں۔ آپ کے خصوصی محافظوں میں سے حضرت ایمن رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور کفار میں سے ہوازن کا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے لئے سرخ اونٹ پر سوار آگے بڑھا، سیاہ جھنڈا ہاتھ میں تھا اور ایک لمبا نیزہ لہراتا ہوا قوم کے آگے آگے جولانی کرتا ہوا نہایت بہادری سے اکڑتا ہوا آ رہا تھا، راستہ میں جو ملا اس کو ختم کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری نے جب اس کو اس طرح اکڑ اکڑ کر نخوت کے عالم میں آتا ہوا دیکھا تو دونوں اس کی طرف لپکے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیچھے سے آ کر اس کے اونٹ کے دونوں پاؤں میں اس طرح تلوار ماردی کہ وہ سرین کے بل بیٹھ گیا اور سامنے سے انصاری شخص نے مہلت نہ لینے دی اور سواری پر وار کیا کہ تلوار پنڈلی میں اترتی چلی گئی۔ سواری زمین پر گرا اور طرفین سے دست بدست گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔

لشکر اسلام اور محمدی کچھار کے شیروں نے ہوازن کے بدوؤں کو دھاڑنا شروع کر دیا۔ گلشن نبوی کے شاہین دوبارہ لوٹ کر اپنے شکار پر جھپٹے، بہادران اسلام کے خون میں بہادرانہ جوش موجزن ہوا، شرفاء کے اس شریف خون کی لہروں کا ابلنا تھا کہ چند ہی لمحوں میں میدان کارزار کا رخ بدل گیا اور جہاں مسلمانوں کو بھاگنا پڑا تھا اب اس میدان میں کفار بھاگتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ہوازن اور ثقیف کے بدوؤں کا جمنا مشکل ہو گیا تھا اور مقابلہ میں ٹھہرنے کی کوئی صورت نہیں بن رہی تھی اس لئے وہ اپنی بیوی بچوں اور سارا مال ومتاع میدان میں چھوڑ کر سراسیمگی کے ساتھ ستر لاشوں کے نقصان کے ساتھ شکست کھا کر ایسے بھاگے جس کی نظیر بہت کم ملتی ہے۔

کفار کے چھوڑے ہوئے مال واسباب اور کثیر تعداد میں مویشی مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے۔ چالیس ہزار بکریاں، چوبیس ہزار اونٹ اور چھ ہزار انسان پکڑے گئے اور ہوازن وثقیف تین اطراف بھاگ کھڑے ہوئے۔ سچ ہے

مِنْ عَهْدِ عَادٍ كَانَ مَعْرُوْفًا لَنَا
إِسْرُ الْمُلُوْكِ وَقَتْلُهَا وَقِتَالُهَا

ترجمہ: بادشاہوں سے لڑنا اور انہیں قید کرنا زمانہ قدیم سے ہمارے جانے پہچانے کارنامے ہیں۔"

besturdubooks.wordpress.com

حضرت ابوقتادہؓ کا معرکہ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین کے لئے نکلے جب مڈ بھیڑ ہوئی تو اول ہلہ میں مسلمانوں کو عارضی شکست ہوگئی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک مشرک آدمی مسلمان پر چڑھ دوڑا ہے میں نے پیچھے سے اس مشرک کی گردن پر جب تلوار ماری تو وہ میری طرف متوجہ ہوگیا جبکہ تلوار کے وار سے اس کی زرہ کٹ گئی تھی اور گردن پر گہرا زخم لگا تھا، اس نے مجھے پکڑا کر اتنا دبایا کہ مجھے موت کا احساس ہوگیا مگر زخم کی وجہ سے پھر وہ گر کر مر گیا تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ اس میدان میں میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا شکست ہوگئی لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بس اللہ تعالیٰ کا حکم تھا جو کچھ ہونا تھا وہ ہوگیا۔ پھر مسلمان دوبارہ میدان کی طرف لوٹ کر آگئے اور اللہ نے فتح عطا کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس اس کے گواہ ہوں تو اس مقتول کا سامان اس قاتل کو ملے گا میں اٹھ کھڑا ہوا اور (دل میں) کہنے لگا کہ میرے واسطے کون گواہی دے گا یہ کہہ کر میں بیٹھ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح اعلان فرمایا میں پھر کھڑا ہوگیا اور (دل میں) کہا کہ میرے لئے کون گواہی دیگا یہ کہہ کر میں بیٹھ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری دفعہ پھر اسی طرح اعلان فرمایا۔ میں پھر کھڑا ہوگیا اور (دل میں) کہا کہ کون ہے جو میرے لئے گواہ بنے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ اے ابوقتادہ! تجھے کیا ہوگیا ہے کہ بار بار اٹھتے بیٹھتے ہو؟ میں نے پورا قصہ اس مقتول کا بیان کیا تو اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا کہ ابوقتادہ سچ کہتا ہے انہوں نے اس شخص کو قتل کیا تھا مگر اس کا سامان میں نے لے لیا ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ابوقتادہ کو راضی فرمالیں کہ وہ یہ سامان مجھے چھوڑ دیں۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا ہے کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر تو اللہ اور اس کے رسول کی حمایت میں جان کی بازی لگا کر لڑ رہا ہو اور پھر وہ مقتول کا سامان تجھے دے دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق نے سچ کہا۔ اب تم اس مقتول کا سامان ابوقتادہ کو دے دو۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس شخص نے وہ سامان مجھے دے دیا پھر میں نے اسلحہ وغیرہ کے بدلے میں بنوسلمہ کے علاقہ میں ایک

besturdubooks.wordpress.com

باغ خرید لیا۔ یہ اسلام میں پہلا میرا مال تھا جو میں نے بطور ذخیرہ رکھ لیا۔ (متفق علیہ مشکوۃ صفحہ ۳۴۸)

سچ ہے ۔

سکھایا ہے ہمیں اے دوست طیبہ کے والی نے
کہ بوجہلوں سے ٹکرا کر ابھرنا عین ایمان ہے
جہاں باطل مقابل ہو وہاں نوک سنان سے بھی
برائے دین اسلام رقص کرنا عین ایمان ہے

حنین میں کافروں نے کیا دیکھا؟

امام بیہقیؒ نے غیر مسلم حارث کا بیان اس طرح نقل کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہوازن پر بارہ ہزار لشکر کے ساتھ چڑھائی کی تو جنگ حنین میں ان لوگوں سے اتنے ہی آدمی مارے گئے جتنے کہ بدر میں مشرکین کے مارے گئے تھے یعنی ستر آدمی۔ حارث کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مٹھی مٹی ہاتھ میں لے لی اور ہمارے مونہوں میں ماردی جس سے ہمیں فوراً شکست ہوگئی۔

ام برثن کا غلام عوف بن عبدالرحمٰن بھی حالت کفر میں تھا جو جنگ حنین میں حاضر ہوا تھا وہ اس طرح آنکھوں دیکھا حال بیان کرتا ہے۔ جب لشکر اسلام کے ساتھ ہمارا ابتدا میں آمنا سامنا ہوا تو وہ تھوڑی دیر کے لئے بھی ہمارے سامنے نہ ٹھہر سکے چنانچہ ہماری تلواریں ان کو نبی اکرم ﷺ کے سامنے نوچ رہی تھیں جب ہم نے ان کو بالکل قابو کرلیا تو اتنے میں ہم نے دیکھا کہ ان کے اور ہمارے درمیان خوبصورت چہروں والے لوگ آکر کھڑے ہو گئے اور ہم سے کہا تمہارے چہرے ذلیل وخوار ہو جائیں واپس ہو جاؤ بس یہ کلام سننا تھا کہ ہم سب بھاگ گئے۔ (بیہقی)

• عمرو بن سفیان ثقفی کا بیان ہے کہ جب جنگ حنین میں مسلمان بھاگ گئے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس صرف عباسؓ اور ابوسفیان بن حارثؓ رہ گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک مٹھی مٹی ہاتھ میں لے لی اور کفار کے چہروں میں ماردی۔ عمرو کا بیان ہے کہ پھر تو ہم ایسے بھاگے کہ ہمارا ہر آدمی یہ سمجھ رہا تھا کہ یہ درخت اور یہ پتھر سب کے سب شہسوار ہیں جو ہمارا تعاقب کررہے ہیں۔

یزید بن عامر بھی جنگ حنین میں کفار کے ساتھ تھے جب مسلمان ہوئے تو مسلمان ان سے پوچھتے

besturdubooks.wordpress.com

تھے کہ یہ بتاؤ جنگ حنین میں تم پر کتنا اور کیسا رعب پڑا تھا؟ وہ ہاتھ میں کنکری اٹھا کر پلیٹ پر مار دیا کرتے تھے اور پھر کہتے تھے کہ ہم اپنے دلوں میں اس طرح کھٹکھٹاہٹ کی آواز محسوس کرتے تھے جس طرح اس پلیٹ پر پتھر کی آوازیں۔ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ ہوازن کے معاہد کفار کا جنگی جھنڈا قارب بن اسود کے پاس ہوتا تھا جب کفار کو شکست ہوگئی تو قارب نے جھنڈا ایک درخت کے ساتھ ٹیک دیا اور خود وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ بہت دور تک بھاگ گیا۔ چنانچہ اس کی قوم سے سوائے دو آدمیوں کے اور کوئی قتل نہیں ہوا۔ ان دو میں سے ایک کا نام جلاج تھا جب نبی اکرم ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ بنو ثقیف کا سردار آج مارا گیا۔

کفار کے جرنیل نے کیا دیکھا؟

لشکر اسلام کے حملہ آور ہونے کے بعد بری طرح کفار تتر بتر ہو کر بھاگ گئے بھاگنے والوں میں لشکر کفار کمانڈر انچیف جرنیل مالک بن عوف بھی تھا۔ بھاگتے بھاگتے ایک گھاٹی پر جب وہ اور اس کے ساتھی پہنچ گئے تو جنرل مالک نے کہا یہاں رک جاؤ تاکہ ہمارے کمزور ساتھی بھی آجائیں۔

اس وقت جنرل مالک اسلام کے دستوں کا نظارہ بھی کر رہا تھا۔ چنانچہ جب ایک چاق و چوبند دستہ نمودار ہوا تو مالک نے کہا تم کیا دیکھ رہے ہو؟ اس کے ساتھیوں نے کہا کچھ ایسے لوگ نظر آرہے ہیں جو سب کے سب شہسوار ہیں اور انہوں نے اپنے نیزوں کو گھوڑوں کے کانوں کے درمیان لمبائی میں رکھا ہے اور یہ نیزے بہت لمبے لمبے ہیں۔ مالک نے کہا یہ بنو سلیم ہیں اور ان سے اس وقت خطرہ نہیں ہے چنانچہ وہ لوگ آئے اور درہ کے دامن سے گزر گئے۔

اس کے بعد ایک اور دستہ لشکرِ اسلام کا نمودار ہوا جنہوں نے نیزوں کو چوڑائی میں رکھا تھا اور وہ بالکل ادھر ادھر کے خطرات سے بے پروا نظر آرہے تھے۔ مالک نے پوچھا اے میرے ساتھیو! تم اب کیا دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اس قسم کے لوگ آرہے ہیں۔ مالک نے کہا یہ اوس اور خزرج کے لوگ ہیں تمہیں ان سے بھی کوئی خطرہ نہیں چنانچہ وہ لوگ بھی اسی وادی میں چلے گئے جہاں بنو سلیم گئے تھے۔ اس کے بعد ایک شہسوار نمودار ہوا مالک نے کہا کیا دیکھ رہے ہو؟ ساتھیوں نے کہا ایک گھڑ سوار ہے جس کے پاس ایک لمبا چوڑا نیزہ ہے جو اس نے کندھے پر رکھا ہے اور اس نے

besturdubooks.wordpress.com

ایک سرخ کپڑا سر پر لپیٹ رکھا ہے۔ مالک نے کہا یہ زبیر بن عوام ہے اور لات منات کی قسم یہ شخص آ کر تم سے مقابلہ کرے گا۔ لہٰذا تم مقابلہ میں ڈٹ جاؤ۔ چنانچہ جب کفار زبیر ؓ اس گھاٹی کے دامن میں پہنچے تو آپ نے اوپر چوٹی پر کفار کو دیکھا اور دیکھتے ہی ان کا پیچھا کیا اور نیزہ سے ان کو مارتے مارتے اس پہاڑ کی چوٹی سے ان کو بھگا دیا۔

عورت کو قتل نہ کرو

نبی اکرم ﷺ نے بنوسلیم کو لشکر کا ہراول دستہ مقرر فرمایا تھا جس کی کمان حضرت خالد بن ولید ؓ کے ہاتھ میں تھی۔ پیچھے سے نبی اکرم ﷺ بھی لشکر کے ساتھ آ رہے تھے کہ آپ نے وہاں لوگوں کو دیکھا کہ ایک جگہ ہجوم کئے ہوئے کھڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ لوگ کیوں کھڑے ہیں؟ تو کسی نے کہا یہ ایک عورت ہے جسے حضرت خالد بن ولید ؓ نے مار دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو حضرت خالد ؓ کے پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ خالد سے کہہ دو کہ عورت اور مزدور کو قتل مت کرو۔
اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ایک اور عورت کو دیکھا جو مری پڑی تھی۔ آپ نے فرمایا اس کو کس نے قتل کیا ہے؟ تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ اس کو میں نے قتل کیا ہے کیونکہ میں نے جب اس کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ سواری پر بٹھایا تو اس نے پیچھے سے مجھ پر حملہ کر دیا تاکہ مجھے قتل کر دے تو میں نے اس کو قتل کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اس کو دفنا کر چھپا دو۔

حنین سے کفار کہاں کہاں بھاگ گئے؟

وادی حنین میں جب کفار کو بری طرح شکست ہوگئی تو ہوازن وثقیف کے قبائل تین اطراف میں بھاگ گئے، ان میں سب سے بڑا حصہ بھاگتا بھاگتا طائف پہنچا جس میں لشکر کفار کا سردار مالک بن عوف خود بھی تھا یہ لوگ جا کر طائف میں قلعہ بند ہو گئے۔ شکست خوردہ لشکر کا دوسرا حصہ بھاگ کر اوطاس جا پہنچا اور وہاں پناہ لی اور ہزیمت خوردہ لشکر کا تھوڑا سا حصہ بھاگ کر مقام نخلہ میں جا کر اتر گیا۔ اس کے بعد محمدی کچھار کے غضبناک شیروں نے کفر وشرک کی ان بزدل لومڑیوں کا تعاقب کیا چنانچہ گلشن اسلام کے شاہینوں نے زاغان کفر کو جہاں پایا وہیں پر دبوچ کر رکھ دیا۔ ذرا اس کی کچھ تفصیل بھی ملاحظہ فرمائیں۔

besturdubooks.wordpress.com

معرکۂ اوطاس

جنگ کا چھٹا مرحلہ

ہوازن کے علاقوں میں سے اوطاس ایک وادی کا نام ہے جو راستے میں پڑتی ہے۔ جنگ حنین کے وقت جب کفار نے مکمل شکست کھائی تو ہوازن اور ثقیف کے لوگوں کا ایک حصہ بھاگ کر طائف اور اوطاس میں قیام پذیر ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے تعاقب میں تینوں مقامات میں کارروائی کی چنانچہ طائف میں جو لوگ بھاگ کر چھپے ہوئے تھے ان کے تعاقب میں نبی اکرم ﷺ خود اپنے ساتھیوں کے ساتھ تشریف لے گئے کیونکہ مالک بن عوف یہیں پر طائف کے ایک محفوظ قلعہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ چھپا ہوا تھا اور جو لوگ نخلہ کی طرف بھاگ کر گئے تھے نبی اکرم ﷺ نے ان کی سرکوبی کے لئے اپنا ایک دستہ روانہ فرمادیا اور جو لوگ اوطاس کی وادی میں بھاگ کر چھپے تھے نبی اکرم ﷺ نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو ایک دستہ پر امیر مقرر فرما کر روانہ کر دیا، بہرحال گلشن محمدی کے ان بہادر شہسواروں نے نخلہ کی طرف بھاگے ہوئے کفار پر جھپٹ کر حملہ کر دیا، نخلہ کی طرف بھگوڑوں میں عرب کا مشہور تجربہ کار درید بن صمہ بھی تھا جب لشکر اسلام نے بعض گھاٹیوں میں بھگوڑوں کی تلاش شروع کی تو حضرت ربیعہ بن رفیع رضی اللہ عنہ کو درختوں کے بیچ میں اونٹ پر سوار درید بن صمہ مل گیا، حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے اس کے اونٹ کی لگام پکڑ لی اور اونٹ کو بٹھا دیا۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ چونکہ نوعمر تھے آپ درید کو نہیں جانتے تھے درید کی عمر اس وقت ۱۶۰ سال کی تھی، اونٹ کے روکنے پر درید نے پوچھا اے نوجوان! تم کون ہو؟ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ربیعہ بن رفیع سلمی ہوں یہ کہہ کر آپ نے درید پر تلوار سے ایک وار کیا مگر تلوار نے کام نہیں کیا۔ اس پر درید نے کہا تیری ماں نے تجھے بدترین اسلحہ دیا ہے یہ تلوار کام کی نہیں ہے تم میرے کجاوہ سے میری تلوار لے لو اور اس سے مجھے مارو مگر سر کی کھوپڑی اور جسم کی ہڈیوں پر نہ مارو کیونکہ میں بھی لوگوں کو اسی طرح مارا کرتا تھا کہ کھوپڑی اور ہڈی سے تلوار کو بچاتا تھا اور جب تم مجھے قتل کر چکو تو پھر اپنی والدہ سے جا کر کہہ دو کہ میں نے درید بن صمہ کو قتل کر دیا ہے کیونکہ بارہا میں نے تمہاری عورتوں کو مصیبت کے وقت بچایا ہے۔

جب ربیعہ رضی اللہ عنہ نے درید کو قتل کر دیا اور پھر اس کا تذکرہ اپنی والدہ کے سامنے کیا تو ان کی والدہ نے

besturdubooks.wordpress.com

کہا: قسم بخدا! درید نے تین بار تمہاری ماؤں کو آزاد کیا ہے۔ نوجوان ربیعہ نے کہا مجھے اس کا کچھ علم نہیں تھا۔

نخلہ کی طرف بھاگنے والوں کا یہاں صفایا ہو گیا اب اوطاس کا کام باقی رہ گیا۔

حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کی بہادری

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے چچا تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر اوطاس کی طرف بھیجا اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بھی ان کی معیت میں روانہ کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے جنگی جھنڈا خود باندھ کر ابو عامر کو پکڑا دیا۔ اس دستہ میں حضرت سلمہ بن اکوع بھی تھے وہ قصہ یوں بیان کرتے ہیں۔

جب ہوازن بھاگ گئے تو انہوں نے مقام اوطاس میں جا کر ایک عظیم الشان لشکر پھر سے اکٹھا کیا، ہم نے ان کا تعاقب کیا جب ہم ان کے ہاں پہنچ گئے تو ہم نے دیکھا کہ ان کا یہ عظیم لشکر انتہائی محفوظ مقام میں پڑاؤ کیا ہوا ہے۔ ہم پہنچے ہی تھے کہ ان میں سے ایک شخص میدان میں نکل آیا اور کہنے لگا ھل من مبارز؟ کیا مقابلہ کیلئے تم سے کوئی سامنے آنے والا ہے؟ اس شخص کے مقابلہ کیلئے حضرت ابو عامرؓ نکل کھڑے ہوئے اور باز کی طرح جھپٹ کر ان پر حملہ آور ہوئے اور فرمایا: اللھم اشھد. اے اللہ تو گواہ رہنا میں نے اسکو قتل کیا، یہ کہہ کر آپ نے کافر پر ایسی تلوار ماری جو اس کے جسم میں اترتی چلی گئی اور وہ تڑپ تڑپ مر گیا، اسی انداز سے لشکر کفار میں سے حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ اس کھلے مقابلہ میں نو بہادروں کو جہنم رسید کیا۔

اس کے بعد جب دسواں بہادر میدان میں اتر آیا تو وہ بڑی شان وشوکت سے زرد عمامہ لگائے ہوئے نمودار ہوا۔ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ نے جب ان پر حملہ کے وقت فرمایا، اللھم اشھد، تو اس نے کہا اللھم لا اشھد. اس کے بعد اس شخص نے حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ پر تلوار سے وار کیا جس سے حضرت ابو عامرؓ گر پڑے، آپ نے آخر وقت میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام بنایا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کو کس نے مارا ہے آپ نے اشارہ کیا کہ اس زرد عمامہ والے نے مارا ہے، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔ پھر

besturdubooks.wordpress.com

ابو عامر ﷺ نے جنگی جھنڈا حضرت ابو موسیٰ ﷺ کو عطا کیا اور یہ وصیت کی کہ میرا گھوڑا اور اسلحہ نبی اکرم ﷺ تک پہنچادیں اور نبی اکرم ﷺ سے میرے لئے استغفار کی درخواست کریں اور ان کو میرا اسلام عرض کریں۔ چنانچہ ابو موسی اشعری ﷺ نے جنگ کی کمان سنبھال لی اور شدید جنگ کے بعد اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کی۔ ابو موسی ﷺ نے ابو عامر ﷺ کی وصیت کے مطابق اسلحہ اور گھوڑا نبی اکرم ﷺ تک پہنچادیا۔ آپ ﷺ نے یہ سب کچھ ابو عامر ﷺ کے بیٹے کے حوالہ کردیا اور پھر وضو بنا کر دو رکعت نفل ادا کی اور خوب ہاتھ اٹھا کر ابو عامر ﷺ کے لئے دعا کی اور فرمایا اے اللہ! ابو عامر کی مغفرت فرما اور ان کو جنت میں میری امت کے بلند لوگوں میں سے بنا۔

حضرت ابو موسیٰ ﷺ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! ابو عامر ﷺ تو شہید ہو گئے ہیں میں تو اس دعا کا زیادہ مستحق ہوں۔ آپ ﷺ نے یہی دعا ابو موسیٰ اشعریؓ کے لئے بھی فرمائی۔ (کتاب المغازی)

اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ مقام اوطاس میں گھمسان کی جنگ ہوئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا کی۔ اوطاس و حنین میں کفار کے بہت زیادہ لوگ قیدی بن گئے اور بہت زیادہ مال ہاتھ آگیا اور ان کے بہت لوگ مارے گئے۔ سچ ہے۔

خَلَقَ اللّٰہُ لِلْحُرُوْبِ رِجَالاً
وَرِجَالاً لِقَصْعَۃٍ وَّ ثَرِیْدٖ

جنگ حنین واوطاس میں شہداء

جنگ حنین اور اوطاس کے ان تمام معرکوں میں صرف چار مسلمان شہید ہوئے ہیں اور یہ عجیب قدرت الٰہی ہے اور نادر کرامت ہے کہ شکست کے ساتھ ساتھ اتنے زیادہ معرکوں میں اتنی کم تعداد کے مسلمان شہید ہوئے ہیں۔

چنانچہ ان چاروں کے نام یہ ہیں:

① ایمنُ بن عبید اللہ ﷺ یہ نبی اکرم ﷺ کے غلام تھے۔

② زید بن زمعہ بن اسود ﷺ۔

③ سراقہ بن مالک بن حارث ﷺ ان کا تعلق بنو عجلان قبیلہ سے تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

④ ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ یہ لشکر اسلام کے امیر تھے اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے چچا تھے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی اس قربانی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان علاقوں میں اسلام غالب آیا اور کفر مٹ گیا اب جو لوگ وہاں پیدا ہوں گے تو اسلام پر پیدا ہونگے اور جو مریں گے تو ایمان پر مریں گے یہ قربانی اور جہاد کی برکت ہے۔ سچ ہے۔

مَوْتُ الشَّهِيْدِ حَيَاةٌ لاَ نَفَادَ لَهَا

قَدْ مَاتَ قَوْمٌ وَهُمْ فِي النَّاسِ اَحْيَاءُ

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

شہید کا جو خون ہے وہ خون کی زکوۃ ہے

لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل

شہید ناز کی تربت کہاں ہے

جنگ حنین و اوطاس میں کفار کا نقصان

جنگ حنین اور اوطاس میں کفار کا جانی اور مالی دونوں قسم کا نقصان بڑے پیمانے پر ہوا۔ عام روایات میں یہ لکھا گیا ہے کہ ہوازن کے لوگوں کو جب شکست ہوگئی تو مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا جس میں ان کے ستر آدمی مارے گئے اور مغازی للواقدی میں لکھا ہے کہ اس شکست میں کفار کے ایک سو کے قریب لوگ مارے گئے تھے۔ یہ تو مارے جانے والوں کا جانی نقصان تھا، گرفتاری اور قید کا نقصان جو روایات میں مذکور ہے اس کے متعلق تاریخ اسلام میں علامہ میرٹھیؒ اس طرح لکھتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسلامی نشان ہاتھ میں لیا اور ایک دم لشکر کفار کو للکار کر بہادرانہ حملہ کر دیا۔ اسلامی لشکر کا حملہ وہ حملہ نہ تھا جس کو ہوازن کے بدد روک سکتے، اس لئے قوم کا سرغنہ درید بن صمہ حضرت ربیعہ بن رفیع رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قتل ہوا اور اس کے جمع کئے ہوئے لشکر نے بے سروسامانی کے ساتھ بھاگنا شروع کر دیا۔ اس وقت چھ ہزار ہوازن بچے، بوڑھے، عورتیں اور مرد گرفتار ہوگئے۔ ایک مؤرخ ان جانی و مالی نقصانات کا تذکرہ اس طرح کرتے ہے:

غزوۂ حنین میں سامان اور غنائم مسلمانوں کے قبضہ میں بہت آئے اس سے پہلے کبھی اتنا بلکہ اس کا نصف

besturdubooks.wordpress.com

ورلع بھی شاید نہیں ملا تھا۔ چھ ہزار عورتیں اور بچے قیدی تھے۔ چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار سے زیادہ بھیڑ بکریاں ملیں اور چار ہزار اوقیہ چاندی کامل گیا حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ یہ تمام اموال غنیمت جعرانہ میں جمع کیا جائے اور خود طائف تشریف لے گئے۔

درید بن صمہ نے ابتداء میں جنگی حکمت عملی کو ناقص قرار دے کر مالک بن عوف کو عواقب کے خطرات سے جس طرح آگاہ کر دیا تھا وہی ہو گیا کہ جو کچھ میدان میں لاڈالا تھا وہ سب غارت ہوا۔

جنگ حنین میں جو اشعار کہے گئے

جنگ حنین میں کہے گئے اشعار تو بہت زیادہ ہیں میں چند منتخب اشعار قارئین کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

چنانچہ شاعر اسلام بجیر بن زہیر بن ابی ﷺ نے کہا۔

إِذْ قَامَ عَمُّ نَبِيِّكُمْ وَوَلِيُّهُ

يَدْعُونَ يَا لَكَتِيبَةِ الْاِيْمَانِ

''جب تمہارے نبی کے محبوب چچا کھڑے ہو کر یوں پکار رہے تھے کہ اے لشکر ایمان (ادھر آؤ)''

أَيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ أَجَابُوْا رَبَّهُمْ

يَوْمَ الْعُرَيْضِ وَبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے جنگ بدر اور بیعت رضوان (حدیبیہ) میں اپنے رب کے حکم پر لبیک کہا تھا۔''

وَاللّٰهُ أَكْرَمَنَا وَأَظْهَرَ دِيْنَنَا

وَأَعَزَّنَا بِعِبَادَةِ الرَّحْمٰنِ

اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت عطا فرمائی اور ہمارے دین کو غالب فرمایا اور ہمیں رحمان کی عبادت سے معزز بنایا۔''

وَاللّٰهُ أَهْلَكَهُمْ وَفَرَّقَ جَمْعَهُمْ

وَأَذَلَّهُمْ بِعِبَادَةِ الشَّيْطَانِ

اور اللہ تعالیٰ نے کفار کی جماعت کو تتر بتر کر کے ہلاک کر دیا اور ان کو شیطان کی عبادت سے ذلیل

besturdubooks.wordpress.com

وخوار کیا۔"

بنی سلیم میں سے عباس بن مرداسؓ ایک مشہور شاعر تھے۔انہوں نے فرمایا۔

لَقَدْ اَحْبَبْتُ مَا لَقِيَتْ ثَقِيفٌ
بِجَنْبِ الشِّعْبِ اَمْسِ مِنَ الْعَذَابِ

"وادی حنین کے دامن میں کل جو ثقیف کو سزا ہوئی میں اس سے بہت خوش ہوا ہوں۔"

هُمْ رَأْسُ الْعَدُوِّ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ
فَقَتْلُهُمْ اَلَذُّ مِنَ الشَّرَابِ

"وہ لوگ اہل نجد میں سے دشمنوں کے سرغنے ہیں تو ان کا قتل کرنا لذیذ شربت سے بھی زیادہ لذیذ ہے۔"

هَزَمْنَا الْجَمْعَ جَمْعَ بَنِي قَسِيٍّ
وَحَكَّتْ بِرْكُهَا بِبَنِي رِئَابٍ

"ہم نے بنو ثقیف کی جماعتوں کو خوب شکست دی پھر شکست کا یہ سلسلہ بنو رئاب تک جا پہنچا۔"

وَصِرْمًا مِنْ هِلَالٍ غَادَرَتْهُمْ
بِاَوْطَاسٍ تُعَفَّرُ بِالتُّرَابِ

"نیز یہ سلسلہ بنو ہلال کی جماعت تک بھی پہنچا جو مقام اوطاس میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔"

رَكَضْنَا الْخَيْلَ فِيهِمْ بَيْنَ بَسٍّ
اِلَى الْاَوْرَادِ تَنْحِطُ بِالنِّهَابِ

"ہم نے مقام "بس" سے مقام "اوراد" تک ان پر ایسے گھوڑے دوڑائے جو تباہی کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔"

بِذِي لَجَبٍ رَسُولُ اللّٰهِ فِيهِمْ
كَتِيبَتُهُ تَعَرَّضُ لِلضِّرَابِ

"یہ ایسا لشکر جرار تھا جس میں رسول اللہ ﷺ خود موجود تھے آپ کا دستہ شمشیر زنی کے لئے آگے آگے تھا۔"

besturdubooks.wordpress.com

ایک اور اسلامی شاعر جنگ حنین اور فتح مکہ کے متعلق اس طرح اظہار خیال فرماتے ہیں۔

شَهِدْنَ مَعَ النَّبِيِّ مُسَوَّمَاتٍ
حُنَيْنًا وَهِيَ دَامِيَةُ الْحَوَامِيِ

''میری قوم کے نشان دار گھوڑے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام حنین میں ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ ان کے سموں کے کنارے خون آلود تھے۔''

وَوَقْعَةَ خَالِدٍ شَهِدَتْ وَحَكَّتْ
سَنَابِكَهَا عَلَى الْبَلَدِ الْحَرَام

''اور فتح مکہ کے دن حضرت خالد ؓ کی لڑائی میں بھی حاضر ہوئے اور اپنے سم مکہ معظمہ کی زمین پر رگڑ لئے۔''

نُعَرِّضُ لِلسُّيُوْفِ اِذَا الْتَقَيْنَا
وُجُوْهًا لَا تُعَرَّضُ لِلَطَام

''جب مڈبھیڑ ہوتی ہے تو ہم تلواروں کے سامنے ایسے چہرے پیش کرتے ہیں جو کبھی تھپڑ کے لئے پیش نہیں کئے جاتے۔''

جب آنحضرت ﷺ جنگ حنین سے فارغ ہو کر طائف کی طرف روانہ ہو گئے تو ایک اسلامی شاعر شداد بن عارض نے کفار کو مخاطب کر کے کہا۔

لَا تَنْصُرُوا اللَّاتَ اِنَّ اللّٰهَ مُهْلِكُهَا
وَكَيْفَ يَنْصُرُ مَنْ هُوَ لَيْسَ يَنْتَصِرُ

''تم لات منات کی مدد نہ کرو اب اللہ ان کو ہلاک کرنا چاہتا ہے اور جو خود اپنی مدد نہیں کر سکتا ان کی کیا مدد کی جائے گی۔''

اِنَّ الَّتِيْ حُرِّقَتْ بِالسَّدِّ فَاشْتَعَلَتْ
وَلَمْ تُقَاتِلْ لَدَى اَحْجَارِهَا هَدَرٌ

''مقام سد جس بت کو آگ لگا کر جلایا گیا اور اس کے پتھروں کے پاس کسی نے لڑ کر دفاع نہ کیا وہ

besturdubooks.wordpress.com

رایگاں چلا گیا۔"

اِنَّ الرَّسُوْلَ مَتٰی یَنْزِلُ بِلَادَکُمْ
یَظْعَنْ وَلَیْسَ بِهَا مِنْ اَهْلِهَا بَشَرٌ

"نبی اکرم ﷺ جب تمہارے شہروں کا رخ فرمائیں گے تو وہ وہاں سے اس وقت واپس جائیں گے کہ تمہارے علاقہ میں کوئی انسان نہیں بچا ہوگا۔"

شاعر اسلام عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ اور جنگ حنین کے متعلق کہا۔

حَتّٰی صَبَحْنَا اَهْلَ مَکَّةَ فَیْلَقًا
شَهْبَاءَ یَقْدُمُهَا الْهُمَامُ الْاَشْوَسُ

"یہاں تک کہ ہم نے صبح کے وقت مکہ والوں پر ایسا چتکبرا لشکر لاڈالا جس کی کمان ایک بہادر سردار کررہا تھا۔"

مِنْ کُلِّ اَغْلَبَ مِنْ سُلَیْمٍ فَوْقَهٗ
بَیْضَاءَ مُحْکَمَةِ الدِّخَالِ وَقَوْنَسُ

"بنوسلیم کا ہر پہلوان اس میں تھا جس کے بدن پر مضبوط حلقوں والی سفید زرہیں تھیں اور سر پر لوہے کی ٹوپیاں تھیں۔"

وَعَلٰی حُنَیْنٍ قَدْ وَفٰی مِنْ جَمْعِنَا
اَلْفٌ اَمَدَّ بِهِ الرَّسُوْلَ عَرَنْدَسُ

"اور جنگ میں ہمارا ایک ہزار کا لشکر جرار رسول اللہ ﷺ کی مدد کے لئے شیروں کی طرح کود پڑا۔"

کَانُوْا اَمَامَ الْمُؤْمِنِیْنَ دَرِیْئَةً
وَالشَّمْسُ یَوْمَئِذٍ عَلَیْهِمْ اَشْمَسُ

"بنوسلیم کا یہ لشکر مسلمانوں کے لئے بطور ڈھال تھا اور آج ان پر ڈبل ڈبل دھوپ پڑرہی تھی۔"

نَمْضِیْ وَیَحْرُسُنَا الْاِلٰهُ بِحِفْظِهٖ
وَاللّٰهُ لَیْسَ بِضَائِعٍ مَّنْ یَحْرُسُ

besturdubooks.wordpress.com

''ہم آگے بڑھ رہے تھے اور اللہ ہماری حفاظت فرما رہا تھا اور اللہ تعالیٰ جس کی حفاظت کرے وہ ضائع نہیں ہوتا۔''

وَلَقَدْ حَبَسْنَا بِالْمَقَانِبِ مَحْبَسًا
رَضِيَ الْإِلٰهُ بِهٖ فَنِعْمَ الْمَحْبَسُ

''ہم نے مقانب مقام پر ٹھہر کر پڑاؤ کیا جس پر اللہ راضی ہوا یہ کیا ہی اچھا پڑاؤ تھا۔''

وَغَدَاةَ اَوْطَاسٍ شَدَدْنَا شَدَّةً
كَفَتِ الْعَدُوَّ وَقِيْلَ مِنْهَا يَا اِحْبِسُوْا

''اور ہم نے جنگ اوطاس کے دن صبح کے وقت ایسا حملہ کیا جو دشمن کے لئے کافی تھا جس میں ''رک جاؤ'' کے نعرے لگے۔''

تَدْعُوْا هَوَازِنُ بِالْاُخُوَّةِ بَيْنَنَا
ثَدْيٌ تَمُدُّ بِهٖ هَوَازِنُ اَيْبَسُ

''ہوازن بھائی بندی کے نعرے لگا رہے تھے۔ یہ دودھ کا وہ رشتہ تھا جس سے بدحال ہوازن فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔''

حَتّٰى تَرَكْنَا جَمْعَهُمْ وَكَاَنَّهٗ
عَيْرٌ تَعَاقَبُهُ السِّبَاعُ مُفَرَّسُ

''یہاں تک کہ ہم نے ان کی جماعت کو اس طرح چھوڑا گویا وہ حمار وحشی ہے جس پر درندے پے در پے آتے جاتے ہیں۔''

معرکۂ طائف

جنگ کا ساتواں مرحلہ

علامہ یاقوت حموی لکھتے ہیں کہ طائف مکہ سے جانے والے کے لئے ایک دن کی مسافت پر واقع ہے اور طائف سے مکہ کی طرف اگر کوئی آتا ہے تو یہ آدھے دن کا فاصلہ ہے۔ طائف کو حسین بن سلامہ نے آباد کیا اور پھر اس کے بیٹے نے اس کی چہار دیواری کی۔ طائف کا نام وج بھی ہے جو اس کا

besturdubooks.wordpress.com

قدیمی نام ہے جو وج بن عبدالحیٔ کی طرف منسوب ہے جو عمالقہ خاندان کا ایک فرد تھا۔ علامہ یاقوت حموی فرماتے ہیں کہ طائف مکہ مکرمہ سے بارہ کوس یعنی ۳۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

طائف ایک پر فضا مقام ہے جس کا پورا رقبہ سرسبز و شاداب کھیت اور باغات پر مشتمل ہے۔ یہاں جس طرف دیکھو آپ کو کھجور، انگور، کیلے اور ہر قسم کے پھلوں کے باغات نظر آئیں گے۔ شہر کے وسط میں ایک عمدہ نہر رواں دواں ہے جو طائف کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ شہر کے اطراف میں ایسے عمدہ انگور کے باغات ہیں جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ یہاں کے کشمش اس طرح خوبصورت اور دلکش ہے جو دنیا کے لئے ضرب المثل ہے۔ طائف میں جب شمالی ہوا چلتی ہے تو فضا کشت زعفران بن جاتی ہے اور کبھی ٹھنڈک کی وجہ سے طائف کا پانی ایسا لگتا ہے کہ گویا ابھی ابھی جسم کو چاندی کا ٹکڑا بنانا چاہتا ہے۔ یہاں کے سارے باشندے ثقیف اور حمیر قبائل پر مشتمل ہیں اور کچھ قریش بھی ان میں آباد ہیں۔

علامہ ازرقیؒ نے لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے پھلوں کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے سرزمین شام سے زمین کا ایک ٹکڑا کاٹ کر مکہ کے قریب لایا جس کا نام طائف ہو گیا اور جس سے اہل مکہ کے عام پھلوں کا انتظام ہو گیا۔ (معجم البلدان جلد ۴ صفحہ ۸)

جیسا کہ اس سے پہلے لکھا جا چکا ہے کہ جب جنگ حنین میں ہوازن کو شکست ہو گئی تو وہ تین اطراف میں بھاگ گئے یعنی اوطاس، نخلہ اور طائف۔ لشکر کفار کا سرغنہ اور کمانڈر انچیف مالک بن عوف فوج کے ایک بڑے حصہ کے ساتھ طائف کی طرف بھاگ نکلا اور طائف کے مضبوط قلعہ میں قلعہ بند ہو گیا اور قلعہ کی فصیلوں پر تیر اندازوں کو متعین کر کے بٹھا دیا اور سال بھر کی خوراک قلعہ میں پہنچا کر آرام سے بیٹھ گیا۔

نبی الملاحم سید الاولین والآخرین جیش الانبیاء والمرسلین نے مالک بن عوف اور ان کے ساتھ دیگر بھگوڑوں کا تعاقب کیا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ حنین سے روانہ ہوئے اور نخلہ یمانیہ پھر قرن پھر ملیح کے علاقوں سے ہوتے ہوئے بحرۃ الرغاء میں تشریف لائے۔ یہ جگہ لیہ کے علاقہ میں ہے یہاں آپ ﷺ نے ایک مسجد بنوائی۔ لیہ کے اس علاقہ میں کفار کے جرنیل مالک بن عوف کا ایک محل بھی تھا۔ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا تو وہ مکان گرا دیا گیا اس کے بعد آپ ﷺ آگے بڑھے اور طائف

besturdubooks.wordpress.com

کے قلعہ کے قریب جا کر افواج اسلامیہ کے ساتھ پڑاؤ کیا۔ طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت نے حنین سے ذوالکفین بت اور اس علاقہ کے بت خانہ کو گرانے کے لئے روانہ فرمایا تھا اور انہوں نے اس بت خانہ اور تمام بتوں کو جلا ڈالا وہاں ایک ٹینک اور ایک منجنیق آپ کو مل گئی دونوں کو ساتھ لے کر آپ طائف پہنچے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے قلعہ توڑنے اور اس سنگ باری کرنے کے لئے اس منجنیق کو وہاں نصب کرا دیا۔

اسلحہ ٹیکنالوجی سیکھنا ضروری ہے

جنگ حنین سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو صحابی عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کو شام کے شہر دمشق کے قریب جرش مقام کی طرف بھیجا تا کہ یہ دونوں وہاں ٹینک اور ضبور آلات حرب و ضرب بنانا سیکھیں اور مسلمانوں کو یہ فن سکھائیں۔ صبور اس زمانے میں ایسا اسلحہ تھا جس طرح آج کل بکتر بند گاڑی ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ دونوں اس فن کو سیکھنے کے لئے وہاں گئے اور جنگ حنین و طائف میں شرکت نہ کر سکے تاہم جو منجنیق اور ٹینک یہاں طفیل بن عمرو کو مل گئے اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کے خلاف استعمال کیا۔ واقدی لکھتا ہے کہ جرش سے بھی ٹینک آ گئے تھے۔ طائف میں قلعہ کے قریب جہاں آپ نے پڑاؤ ڈالا تھا وہ جگہ قلعہ سے بہت قریب تھی چنانچہ قلعہ کی فصیلوں سے ہوازن کے ابومحجن اور دیگر ماہر تیر اندازوں نے نیزہ برابر لمبے لمبے تیروں سے لشکر اسلام پر بارش کی طرح تیر برسا دیئے جس سے بہت سارے صحابہ زخمی ہو گئے۔ اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کی اس جگہ کو تبدیل کیا اور طائف کے قلعہ سے کچھ فاصلہ پر جا کر پڑاؤ ڈالا اور مکمل طور پر قلعہ کا محاصرہ فرمایا جو ایک روایت کے مطابق چالیس دن تک رہا۔ بعض روایات میں بیس دن اور بعض میں اٹھارہ دن تک محاصرہ کا ذکر ملتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے قلعہ کے اردگرد مائن بھی بچھوا دیئے اور وہ اس طرح کہ ''حسک'' کا ایک تیز دھار کانٹا ہوتا ہے ان کانٹوں کو جمع کروا کر آپ نے لشکر کفار کے ممکنہ آنے جانے کے راستوں میں بچھانے کا حکم دے دیا یہ ایسا ہی ہوتا تھا جیسا کہ آج کل مائن بچھائے جاتے ہیں یا لوہے کے کانٹے دار تار لگائے جاتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آنحضرت ﷺ نے اپنے لئے دو خیمے نصب فرمائے تھے کیونکہ آپ کے ساتھ دو ازواجِ مطہرات تھیں۔ جہاں پر آپ نے قیام فرمایا وہاں آج کل طائف کی جامع مسجد قائم ہے۔ جرش کو اسلحہ سیکھنے کے لئے صحابہ کو بھیجنا اور ہر قسم کا اسلحہ فراہم کرنا ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ اسلام میں اسلحہ ٹیکنالوجی سیکھنا بہت ضروری ہے۔

ثقیف کی غداری

قلعۂ طائف کے محاصرہ کے دوران یزید بن زمعہ بن اسود رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ قلعہ بند کفار کے بڑوں سے کچھ مذاکرات کریں چنانچہ آپ آگے بڑھے اور ثقیف سے بات کرنے کے لئے امان مانگی انہوں نے ان کو امن دے دی کہ قریب آ جاؤ بات کرتے ہیں، جب صحابی ان کے قریب پہنچے تو انہوں نے ان پر تیر چلا دیئے اور ان کو دھوکہ سے شہید کر دیا۔ اتفاق سے کفار میں سے وہی قاتل شخص قلعہ سے باہر آیا ہوا تھا تو یزید بن زمعہؓ کے بھائی نے اسے پکڑ لیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے لا کھڑا کیا اور فرمایا یہ وہی شخص ہے جس نے قلعہ سے تیر چلا کر میرے بھائی کو شہید کر دیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا جا کر اس کی گردن اڑا دو اور اپنے بھائی کا بدلہ لے لو۔ چنانچہ ایسا ہی ہو گیا۔

لشکر اسلام کا ٹینکوں سے حملہ

اس زمانہ میں ٹینک اس طرح بنائے جاتے تھے کہ ایک درخت کا تنا اندر سے کھوکھلا کیا جاتا اور اندر سے اس کے چلانے اور بیٹھنے کا انتظام ہوتا تھا یہ تنہ لڑھکا دیا جاتا اور قلعہ کی دیوار کے قریب پہنچ کر دیوار میں نقب لگائی جاتی تاکہ قلعہ میں اندر جایا جا سکے۔ اس وقت قلعہ کے اوپر جو لوگ تیر اندازی پر مقرر ہوتے تھے وہ تیروں سے اس ٹینک کو تباہ نہیں کر سکتے تھے چنانچہ پھر انہوں نے یہ ترتیب بنائی کہ لوہے کی سلاخوں کو گرم کر کے اس لکڑی کے بنے ہوئے ٹینک پر مارتے تھے جس سے ٹینک میں آگ لگ جاتی تھی۔ اس سے بچاؤ کے لئے پھر لوگوں نے ٹینک کے اوپر والے حصہ پر لوہے کے پترے جوڑنے شروع کر دیئے۔ بہر حال طائف میں جہاں سے بھی آئے مگر ایک سے زیادہ ٹینک وہاں موجود تھے۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے ایک منجنیق بھی بنائی تھی اور حضور

besturdubooks.wordpress.com

اکرم ﷺ کو منجنیق نصب کرنے کا مشورہ بھی آپ ہی نے دیا تھا۔

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک دستہ ٹینک میں بیٹھ کر جب قلعہ کی دیوار کے بالکل قریب ہو گیا تو اوپر سے فصیل پر متعین کفار نے لوہے کی سلاخوں کو گرم کر کے اس ٹینک پر پھینک دیا جس سے ٹینک میں آگ لگ گئی صحابہ کی جماعت ٹینک سے باہر نکل آئی تو اوپر سے کفار نے تیروں کی بارش کر دی جس سے بہت سارے صحابہ شہید ہو گئے اور بہت زخمی بھی ہوئے۔

ٹینک سے یہ حملہ اسلامی جنگوں اور جہاد مقدس کی تاریخ کا پہلا واقعہ ہے اور اسی طرح کسی قلعہ پر سنگ باری کے لئے منجنیق نصب کرنا بھی اسلامی تاریخ کا پہلا واقعہ ہے جو طائف میں رونما ہوا۔

باغات جلانے اور کٹوانے کا حکم

جب دبابہ (ٹینک) سے حملہ ناکام ہوا اور بنو ثقیف انتہائی سرکشی پر اتر آئے تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے باغات میں آگ لگا دو اور درختوں کو کاٹ کر رکھ دو، چنانچہ بطور ترغیب آپ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ جس نے بنو ثقیف کے انگور کا ایک درخت کاٹ دیا تو اس کو بدلے میں جنت میں ایک انگور کا درخت ملے گا۔ چنانچہ اس اعلان کے بعد مسلمانوں نے دوڑ دوڑ کر تیزی سے باغات کے درخت کاٹنا اور جلانا شروع کر دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لشکر اسلام کے جانبازوں سے فرمایا کہ ہر شخص انگور کے پانچ درخت کاٹ کر رکھ دے۔ چنانچہ جب درختوں کی کٹائی شروع ہو گئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سفیان بن عبید ثقفی سے کہا کہ خدا کی قسم! اب ہم تمہارے بچوں کے اس سہارے کو کاٹ کر ختم کر دیں گے۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ مٹی اور پانی کو تو تم ختم نہیں کر سکتے ہو۔ یعنی ہم پھر درخت لگا دیں گے۔ لیکن جب سفیان ثقفی نے دیکھا کہ مسلسل درخت کاٹے جا رہے ہیں تو اس نے آواز دی کہ اے محمد (ﷺ) ہمارے ان اموال کو کیوں تباہ کرتے ہو؟ باغات کا کاٹنا اس لئے بند کرا دو کہ اگر تم غالب آ گئے تو یہ اموال تمہارے کام آ جائیں گے اور اگر غالب نہیں آئے تو کم از کم اللہ تعالیٰ اور صلہ رحمی کا خیال کرتے ہوئے آپ اس کو چھوڑ دیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ اور صلہ رحمی کی خاطر چھوڑ دیتا ہوں۔ تب آپ نے اعلان فرمایا کہ اب درختوں کا کاٹنا بند کر دو چنانچہ یہ کام رک گیا۔

besturdubooks.wordpress.com

جو غلام قلعہ سے باہر آ گیا وہ آزاد ہوگا

باغات کا عمل جب موقوف ہو گیا تو آنحضرت ﷺ نے عام اعلان فرمادیا کہ طائف کے قلعہ سے جو بھی غلام باہر آئے گا وہ آزاد ہو جائے گا۔ چنانچہ اس اعلان پر کئی غلام اندر سے بھاگ کر مسلمانوں سے آ ملے اور اس طرح وہ ہمیشہ کے لئے آزاد ہو گئے اور پھر آنحضرت ﷺ نے ہر ایک غلام کو کسی نہ کسی مسلمان کے حوالہ فرمادیا تا کہ وہ اس کو سنبھال لے اور ان کو کھلائے پلائے اور ان کو دینی تعلیمات سے آگاہ کریں۔ پھر جس وقت بنو ثقیف مسلمان ہوئے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ ہمارے بھگوڑے غلام ہمیں واپس کر دیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں نہیں یہ لوگ تو اب اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ احرار ہیں۔ اس سے ثقیف کے لوگ بہت غصہ ہوئے مگر کچھ نہ کر سکے۔

ایک کلمہ گو کے مذاکرات

طائف کے محاصرہ کے وقت عیینہ بن حصن نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت لی کہ میں جا کر قلعہ والوں سے مذاکرات کرنا چاہتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے اجازت دے دی۔ یہ شخص صرف زبانی طور پر کلمہ گو مسلمان تھا دل میں یہ شخص کافروں کا خیر خواہ تھا اور ایسے ہی اشخاص نے ہمیشہ مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ہے اور میدان کارزار میں جیتی ہوئی جنگ کو مذاکرات کی میز پر ہار دی ہے۔ آج کل بھی پاکستانی حکمران اسی مذاکرات کے مخمصے میں پڑے ہوئے ہیں اور اپنے پیروں پر خود کلہاڑی مارنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ شکست خوردہ بھارت مذاکرات کا انکار کر رہا ہے اور غالب وقابض اور فاتح پاکستان مذاکرات کی بھیک مانگنے کے لئے ہر ایک کے سامنے ہاتھ پھیلا رہا ہے بلکہ نواز شریف نے جا کر کلنٹن کے سامنے سجدہ لگا کر کارگل اور کشمیر کی جیتی ہوئی جنگ مذاکرات کی میز پر ہار دی۔

بہر حال عیینہ بن حصن اس وقت منافق تھا مگر درخواست واصرار پر نبی اکرم ﷺ نے جانے کی اجازت دیدی۔ یہ شخص طائف کے قلعہ کے پاس جا کر کہنے لگا کیا میں امن کے ساتھ تمہارے قریب آ سکتا ہوں؟ قلعہ بند کفار میں سے ابو محجن نے ان کو پہچان لیا اور کہا کہ قریب آ جایئے بلکہ قلعہ میں داخل ہو جایئے چنانچہ جب یہ قلعہ کے اندر داخل ہوا تو کفار سے کہنے لگا:

besturdubooks.wordpress.com

① میری ماں باپ تم پر قربان ہو خدا کی قسم تمہارے کارنامے دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔
② قسم بخدا تمہارے سوا تو عرب میں اور کوئی ہے بھی نہیں۔
③ قسم بخدا محمد (ﷺ) کے مقابلے میں تمہارے جیسے لوگ اس سے پہلے کبھی آئے ہی نہیں۔
④ اپنے قلعوں میں ڈٹ کر رہو تمہارے ہاں نہ پانی کی کمی ہے نہ خوراک واسلحہ کی کمی ہے، تمہارا یہ قلعہ انتہائی مضبوط ہے تم اس کے ٹوٹنے کا ذرا بھی خوف نہ کرو۔

منافقت کے یہ جملے جب اس منافق نے مکمل کر لئے تو اس کے بعد باہر نکل آیا ثقیف نے ابومحجن کو برا بھلا کہہ دیا کہ تم نے دشمن کو اندر داخل کرا دیا وہ ہماری کمزوری کو جا کر باہر بتا دے گا۔ ابومحجن نے کہا کہ اس شخص کو میں جانتا ہوں یہ ہم سے بھی زیادہ محمد (ﷺ) کا دشمن ہے اگر چہ بظاہر ان کے ساتھ ہے۔

جب عیینہ بن حصن نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گیا تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم قلعہ والوں سے کیا کہا؟ اس نے کہا کہ میں نے ان سے کہا کہ اسلام میں داخل ہو جاؤ، خدا کی قسم! محمد ﷺ تمہارے گھروں کے پاس سے کبھی واپس نہیں جائیں گے لہٰذا قلعہ سے باہر آ جاؤ اور اپنے لئے امن حاصل کرو۔ دیکھو تم سے پہلے بنونضیر، بنوقینقاع، اہل خیبر اور بنوقریظہ کا حشر کیا ہوا۔ حالانکہ وہ ہر لحاظ سے مضبوط تھے بہر حال میں نے ان کو اتنا ڈرایا جتنا مجھ سے ہو سکا۔

نبی اکرم ﷺ خاموش تھے لیکن آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جھوٹ بولتے ہو تم نے تو ان کو یہ یہ کہا تھا۔ اس پر عیینہ نے کہا میں معافی چاہتا ہوں۔ اتنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے اجازت دیجئے تا کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر لوگ کہیں گے کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کر رہا ہے۔

عیینہ بن حصن کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس طرح ڈانٹا۔ اے عیینہ! تجھے ہلاکت ہو تم ہمیشہ باطل کا ساتھ دیتے ہو۔ کتنی بار ہمیں تیرے متعلق تجربہ ہوا۔ مثلاً جنگ بنونضیر اور جنگ خیبر و قریظہ میں تم دشمن کا ساتھ دے کر ہمارے خلاف تلوار سونت لی حالانکہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ تم مسلمان اور پھر بھی دشمن کو ہمیشہ ہمارے خلاف اکساتے رہتے ہوں۔ عیینہ نے کہا اے ابوبکر میں توبہ کرتا ہوں میں آئندہ ایسی حرکت کبھی نہیں کروں گا۔

besturdubooks.wordpress.com

عیینہ بن حصن کو ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ سینکڑوں لوگ اس کے آگے پیچھے گھوم رہے ہیں تو آپ فرمایا کہ یہ شخص احمق مطاع ہے۔ یعنی ایک بیوقوف کی اطاعت میں لوگ کھڑے ہیں، یہ شخص بعد میں مرتدین کے ساتھ مرتد ہو گیا تھا۔

ایک بدگو کی گفتگو اور قتل

طائف کے قلعہ کی فصیل پر ایک کافر کھڑا ہو جاتا تھا اور چیخ چیخ کر لشکر اسلام کے حق میں اس طرح بد گوئی اور بدکلامی کرتا تھا۔

① اے اونٹوں اور بکریوں کے چرواہو! واپس چلے جاؤ بھاگ جاؤ۔

② اے محمد (ﷺ) کے دُم چھلو! بھاگ جاؤ۔

③ اے محمد (ﷺ) کے غلامو!! واپس چلے جاؤ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ہم انگور کے درختوں کے کاٹنے سے پریشان ہو جائیں گے؟ بھاگ جاؤ بھاگ جاؤ۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے میرے مولا! اس کو دوزخ کی آگ کی طرف دھکیل دے۔ چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک تیر اس کی طرف سیدھا کر کے ایسا مارا کہ تیر اس کے گلے میں پیوست ہو گیا اور وہ قلعہ کے اوپر سے نیچے گر پڑا اور واصل جہنم ہوا۔ نبی اکرم ﷺ جب یہ منظر دیکھا تو بہت زیادہ خوش ہوئے۔

ابومحجن کی تیراندازی

قلعۂ طائف کے تیراندازوں میں سب سے زیادہ مشہور ابومحجن تھا اس وقت یہ شخص اسلام اور مسلمانوں کا بہت زیادہ مخالف اور دشمن تھا، بعد میں آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد عہد صدیقی میں مسلمان ہو گیا اور قادسیہ کی مشہور جنگ میں شریک رہا۔ ابومحجن نے محاصرہ طائف کے دوران صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ بن ابی اکبر رضی اللہ عنہ کو تیر مارا۔ تیر کو آپ کے جسم سے نکالا گیا مگر زخم ٹھیک نہ ہو سکا اور خلافت صدیقی میں عبداللہ بن ابی اکبر رضی اللہ عنہ کا اسی زخم سے انتقال ہو گیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس تیر کو اپنے پاس رکھا تھا جب ابومحجن مسلمان ہو گیا تو صدیق اکبر نے وہ تیر

besturdubooks.wordpress.com

ان کو دیکھایا کہ اے ابو محجن اس تیر کو تم جانتے ہو؟ اس نے کہا کہ کیوں نہیں جانتا میں نے اس کو تراشا تھا اپنے ہاتھ سے بنایا تھا اور پھر آپ کے بیٹے کو اسی سے مارا تھا پس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میرے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کے صاحبزادے کو شہادت کی عزت عطا فرمادی اور اس کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کر کے جہنم نہیں پہنچایا۔ یاد رہے ابو محجن ایمان لانے کے بعد صحابی نہیں بلکہ تابعی تھے۔ ابو محجن قلعۂ طائف کی فصیل پر کھڑا تھا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے کہا کہ دیکھو وہ فصیل پر ابو محجن کھڑا ہے اس کو تیر مارو، مزنی شخص نے جب اس پر تیر مارا تو تیر اس کو نہیں لگا۔ مگر ابو محجن نے وہاں سے جب تیر سیدھا کیا اور پھینکا تو وہ مزنی شخص کے گلے میں آ کر لگا جس سے وہ شہید ہو گئے۔ اسی دوران ابو محجن نے مسلمانوں کو للکارا اور کہا اے محمد ﷺ کے دُم چھلو اور غلامو! خدا کی قسم ہم سے بہتر لڑنے والوں سے آج تک تمہارا واسطہ نہیں پڑا ہوگا۔ تم جب تک یہاں محاصرہ کرو گے بری حالت میں پڑے رہو گے مگر تم اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکو گے، ہم ثقیف کے نوجوان ہیں ہمارے باپ دادا ثقیف سے تعلق رکھتے تھے، خدا کی قسم ہم جب تک زندہ ہیں ہم تمہارے سامنے ہتھیار نہیں ڈالیں گے اور ہمارا قلعہ مضبوط ہے۔

اس کا جواب لشکر اسلام سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس طرح دیا۔

اے ابو محجن! خدا کی قسم ہم تمہارا دانہ پانی بند کر دینگے پھر تم اپنی اس بھٹ سے باہر آ جاؤ گے یاد رکھو! تیری مثال اس لومڑی کی ہے جو اپنی بھٹ میں چھپ کر بیٹھ جاتی ہے مگر پھر بہت جلد نکل بھی جاتی ہے۔ ابو محجن نے کہا اے ابن خطاب اگر تم لوگوں نے ہمارے باغات اور انگور کو تباہ کر دیا ہے تو پروا نہیں کیونکہ مٹی اور پانی پھر بھی موجود ہے جس سے زیادہ باغات کو آباد کیا جا سکتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم پانی اور مٹی کی طرف نہیں نکل سکو گے قسم بخدا ہم تمہاری موت تک قلعہ کے دروازہ میں کھڑے رہیں گے کیونکہ۔

مؤمن ہیں بہادر ہیں مجاہد ہیں نڈر ہیں
اسلام کی عظمت کے لئے سینہ سپر ہیں

besturdubooks.wordpress.com

طائف کا قلعہ ابھی فتح نہیں ہو گا

ابو محجن اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سن رہے تھے۔ جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ قلعہ کے فتح ہونے تک ہم یہیں پر کھڑے رہیں گے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ اس طرح نہ کہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر فتح طائف کا فیصلہ اس وقت نہیں ہوا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس طرح بتا دیا ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی بتا دیا ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کو طائف کی فتح کی اجازت ابھی نہیں ملی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرۂ طائف کے وقت ایک خواب دیکھا تھا جس کا تذکرہ آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس طرح کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک پیالہ ہے جو مکھن سے بھرا ہوا ہے کہ اچانک ایک مرغ نے اس میں ٹھونگ ماری جس سے وہ سب کچھ گر گیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید اس وقت طائف کی فتح حاصل نہیں ہو سکے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے۔

حضرت نوفل رضی اللہ عنہ سے مشورہ

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ذی رائے تجربہ کار صحابی حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ اے نوفل اس محاصرہ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، کیا ہمیں اس کو اسی طرح جاری رکھنے میں کوئی فائدہ ہے؟ حضرت نوفل نے فرمایا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ثَعْلَبٌ فِیْ جُحْرٍ اِنْ اَقَمْتَ عَلَیْهِ اَخَذْتَهٗ وَاِنْ تَرَکْتَهٗ لَمْ یَضُرُّکَ شَیْئًا. یعنی اے اللہ کے رسول! ان قلعہ بند لوگوں کی مثال ایک لومڑی کی ہے جو اپنی بھٹ میں چھپ کر بیٹھی ہوئی ہے اگر آپ غار کے سامنے قیام کریں گے تو کسی وقت اس کو پکڑ لیں گے۔ لیکن اگر آپ اس کو غار کے اندر ویسے ہی چھوڑ دیں گے تو وہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے طائف کی فتح کا اس وقت فیصلہ نہیں ہوا تھا۔

حضرت خولہؓ کی درخواست

حضرت خولہ بنت حکیمؓ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی محاصرۂ طائف کے وقت انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح درخواست پیش کی: یارسول اللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ پر طائف کو فتح فرمادیا تو آپ مجھے اس قلعہ کو مشہور خاتون فارعہ یا بادیہ کے زیورات عطا فرمادیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خولہ! اگر اللہ تعالیٰ نے طائف کی فتح کا حکم نہ دیا ہوتو پھر کیا ہوگا؟؟ یہ سن کر حضرت خولہؓ نے جا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خولہ سے میں نے ایک بات سنی ہے کیا آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے کہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تو کیا آپ کو طائف فتح کرنے کی اس وقت اجازت نہیں ملی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں نہیں ملی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تو کیا میں اس بات کا عام اعلان لوگوں میں کرسکتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کرسکتے ہو۔

فتح طائف کے بغیر نہیں جائیں گے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی کہ لوگوں میں جا کر اعلان کردو کہ واپس جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوچ کرنے کا عام اعلان فرمادیا۔ اعلان سنتے ہی لوگ عجیب شش و پنج میں پڑ گئے اور آپس میں باتیں شروع ہوگئیں اور لشکر اسلام کے جانباز ایک دوسرے سے کہنے لگے کیا فتح طائف کے بغیر ہم لوٹ کر جائیں گے؟ نہیں نہیں ہم تو اس وقت تک یہاں قائم رہیں گے جب اللہ تعالیٰ طائف کو ہمارے ہاتھوں پر فتح فرمادے گا۔ اللہ کی قسم طائف کے یہ لوگ تو بہت قلیل بھی ہیں اور ذلیل بھی ہیں ہم نے ان سے زیادہ طاقتور لوگوں کا مقابلہ کیا ہے، اہل مکہ کے لشکر جرار سے ہم نے مقابلہ کیا۔ ہوازن سے حنین میں ہم نے مقابلہ کیا وہاں اللہ تعالیٰ نے سب پر ہمیں غلبہ عطا کیا اور وہ سب تتر بتر ہوگئے۔ یہ لوگ تو بھٹ کے اندر چھپی ہوئی لومڑی کی

besturdubooks.wordpress.com

طرح ہیں، اگر ہم اس محاصرہ کو اسی طرح جاری رکھیں گے تو یہ لوگ قلعہ کے اندر ہی اندر مر جائیں گے۔اس قسم کی بہت باتیں شروع ہوگئیں پھر یہ لوگ حضرت ابوبکرؓ کے پاس گئے اور ان کے سامنے اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آنحضرت ﷺ پر آسمان سے وحی آتی ہے اس میں کسی کی بات کی گنجائش نہیں۔

یہ لوگ اس کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس چلے گئے اور اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اس سلسلہ میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا، میں نے صلح حدیبیہ میں باتیں کی تھیں جس پر میں اب تک پچھتا رہا ہوں لہٰذا تم لوگ اپنی رائے واپس لو اور بہتری اسی میں ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ نے فیصلہ کیا ہے کیونکہ ان پر آسمان سے وحی آتی ہے۔

اب واپس جائیں گے

جب آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ لوگ بہت زیادہ جذبات میں ہیں اور واپس جانے کو اچھا نہیں سمجھتے ہیں تو آپ ﷺ نے عام اعلان فرمایا کہ کل حملہ ہوگا تعارض کے لئے تیار ہو جاؤ، چنانچہ کل جب قلعہ پر عمومی حملہ کیا گیا تو اس میں بہت سارے صحابہ زخمی ہوئے اور کافی نقصان ہوا۔دوسرے دن آنحضرت ﷺ نے اعلان فرمایا کہ کل ہم واپس جائیں گے۔اس دفعہ جب اعلان ہوا تو سب مسلمان بہت خوش ہوئے اور جلدی جلدی سب نے تیاریاں شروع کیں اور کجاوے کسنا شروع کر دیئے۔آپ ﷺ نے جب دیکھا کہ اب کس طرح خوشی خوشی واپس جا رہے ہیں تو آپ ہنسنے لگے کہ اب زخم کھانے کے بعد کس طرح جانے پر راضی ہو گئے۔

جب لشکر اسلام لوٹنے لگا تو قلعہ سے ثقیف کے ایک لیڈر نے آواز دی کہ دیکھو ہم تو ابھی تک اپنے مقام پر زندہ تابندہ موجود ہیں۔اس کے جواب میں عیینہ بن حصن نے کہا جی ہاں خدا کی قسم! تم بڑی شان والے شریف لوگ ہو۔اس پر حضرت عمرو بن العاصؓ نے عیینہ سے کہا کہ اللہ تجھے غارت کرے تم ہمیشہ مشرکوں کی تعریف کرتے ہو حالانکہ تم نبی اکرم ﷺ کی حمایت میں آئے ہو۔عیینہ نے کہا میں ثقیف سے لڑنے کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ میرا خیال تھا کہ طائف اگر فتح ہو گیا تو شاید مجھے یہاں کی کوئی عورت مل جائے گی جس سے میری نسل چل جائے گی کیونکہ ثقیف اچھی نسل کے مبارک

besturdubooks.wordpress.com

لوگ ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو جب عیینہ کی یہ بات پہنچی تو آپ ہنسنے لگے اور فرمایا ھذا احمق مطاع یہ وہ بیوقوف ہے جس کی خدمت میں اس کے لوگ دست بستہ کھڑے رہتے ہیں۔

جب صحابہ واپس جانے لگے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ یہ دعائیں پڑھو:

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ اٰئِبُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ﴾

جب آنحضرت ﷺ روانہ ہوئے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ثقیف کو بدعا دیجئے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ﴿اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا وَائْتِ بِهِمْ﴾

اے اللہ ثقیف کو ہدایت دے کر میرے پاس پہنچادے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بعد میں سارے ثقیف مسلمان ہو گئے۔

نکتہ: ہجرت سے پہلے آنحضرت ﷺ نے دعوت و تبلیغ اور جائے پناہ تلاش کرنے کی غرض سے طائف کا سفر کیا تھا۔ اہل طائف نے آپ ﷺ پر پتھراؤ کیا اور لہولہان کر کے طائف سے نکال دیا۔ جبرئیل امین نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہے اگر آپ اجازت دیں تو طائف والوں پر یہ دو پہاڑ ملا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ ان لوگوں کی اولاد اسلام پر آجائیں گی۔ اسی حکمت کے تحت آج قلعۂ طائف کا محاصرہ بھی اٹھالیا گیا ورنہ سب قتل ہو جاتے بعد میں یہی لوگ مسلمان ہو گئے اور محمد بن قاسم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے سندھ اور پھر ہند کو اسلام کا موقع فراہم کر دیا۔ الحمد للہ

طائف کے شہداء کے نام

غزوہ طائف میں بارہ نفوس قدسیہ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ ان خوش بختوں کے نام یہ ہیں۔

① سعید بن سعید امیہ ② عرفطہ بن حباب ③ یزید بن زمعہ بن اسود
④ عبداللہ بن ابی اکبر ⑤ عبداللہ بن ابی امیہ ⑥ عبداللہ بن عامر
⑦ سائب بن حارث ⑧ عبداللہ بن حارث ⑨ جلیحہ بن عبداللہ
⑩ ثابت بن الجذع ⑪ حارث بن سعد ⑫ منذر بن عبداللہ

رضی اللہ عنہم اجمعین

besturdubooks.wordpress.com

اللہ تعالیٰ ان نفوس قدسیہ پر کرڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ انہوں نے اپنے پاکیزہ اور مقدس خون سے گلشن اسلام کی آبیاری کی۔

مَوْتُ الشَّهِيْدِ حَيَاةٌ لاَ نَفَادَ لَهَا
قَدْ مَاتَ قَوْمٌ وَهُمْ فِي النَّاسِ اَحْيَاءُ

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
شہید کا جو خون ہے وہ خون کی زکوۃ ہے

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اسلاف کے کارناموں کو زندہ کریں تاکہ اس کی برکت سے خود بھی زندہ ہو جائیں۔ کسی نے اس پس منظر میں خوب کہا ہے۔

جس دور پہ نازاں تھی دنیا اب ہم وہ زمانہ بھول گئے
اوروں کی کہانی یاد رہی خود اپنا فسانہ بھول گئے

منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھا سینے میں
جی ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے

مسلم سے اخوت دور ہوئی پھر روز کی خانہ جنگی ہے
اپنوں کو مٹانا یاد رہا باطل کو مٹانا بھول گئے

فرنگی کی غلامی کا کیا کہنا بر بادی ہی بر بادی ہے
جو درس شاہ بطحاء نے دیا دنیا کو پڑھانا بھول گئے

اغیار کا جادو چل بھی چکا ہم ایک تماشہ بن بھی چکے
اوروں کو جگانا یاد رہا خود ہوش میں آنا بھول گئے

تکبیر تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضاء میں اے انور
جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے وہ ضرب لگانا بھول گئے

اقبال مرحوم بطور یادرفتگان اور اسلاف کے عظیم کارناموں کا اس طرح تذکرہ کر کے جوانوں کو بیدار کر رہے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے؟
نوع انسان کو غلامی سے چھڑایا کس نے؟

میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے؟
میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے؟

تھے تو آباء وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

وادی نجد میں وہ شور سلاسل نہ رہا
قیس دیوانۂ نظارۂ محمل نہ رہا

حوصلے وہ نہ رہے ہم نہ رہے دل نہ رہا
گھر یہ اجڑا ہے کہ تو رونق محفل نہ رہا

چند اشعار مع ترجمہ

اسلام کے مشہور شاعر اور شان والے صحابی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جزیرۂ عرب کے مختلف قبائل اور علاقوں کی جنگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے طائف کے معرکوں اور پھر جہاد کے متعلق فرماتے ہیں۔

قَضَيْنَا مِنْ تِهَامَةَ كُلَّ رَيْبٍ
وَخَيْبَرَ ثُمَّ اَجْمَعْنَا السُّيُوْفَا

''ہم نے جب تہامہ اور خیبر سے جہاد کا مقصد حاصل کرلیا تو ہم نے ایک بار پھر تلواروں کو اکھٹا کرلیا۔''

نُخَبِّرُهَا وَلَوْ نَطَقَتْ لَقَالَتْ
قَوَاطِعُهُنَّ دَوْسًا اَوْ ثَقِيْفَا

''ہم نے ان تلواروں کو قبیلہ دوس اور ثقیف پر حملہ کرنے کا بتادیا اگر یہ تلواریں بات کرسکتیں تو تیز دھار تلواریں بتادیتیں۔''

فَلَسْتُ لِحَاضِنٍ اِنْ لَّمْ تَرَوْهَا
بِسَاحَةِ دَارِكُمْ مِنَّا اُلُوْفَا

besturdubooks.wordpress.com

''اگر ہمارے ہزاروں نوجوان تم لوگوں نے اپنے گھر کے صحن میں نہیں دیکھے تو میں اپنی ماں کا پالا ہوا نہیں ہونگا۔''

وَنَنْتَزِعُ الْعُرُوْشَ بِبَطْنِ وَجٍّ
وَتُصْبِحُ دُوْرُكُمْ مِنْكُمْ خَلُوْفًا

''ہم طائف کے بیچ میں تمہارے تخت تم سے چھین لیں گے اور تمہارے گھر تم سے خالی ہو جائیں گے۔''

وَيَأْتِيكُمْ لَنَا سِرْعَانُ خَيْلٍ
يُغَادِرُ خَلْفَهُ جَمْعًا كَثِيْفًا

''اور ہمارے تیز رفتار شہسوار تم پر چڑھ آئیں گے جو اپنے پیچھے بھاری جمعیت چھوڑ کر آئیں گے۔''

بِأَيْدِيْهِمْ قَوَاضِبُ مُرْهَفَاتٌ
يَزُرْنَ الْمُصْطَلِيْنَ بِهَا الْحُتُوْفَا

''ان کے ہاتھوں میں تیز دھار تلواریں ہونگی جو اپنے الجھنے والوں کو موت کی زیارت کراتی ہیں۔''

يُخَبِّرُهُمْ بِأَنَّا قَدْ جَمَعْنَا
عِتَاقَ الْخَيْلِ وَالنُّجُبَ الطُّرُوْفَا

''کیا دشمن کا کوئی خیر خواہ نہیں جو ان کو بتا دے کہ ہم نے عمدہ خوبصورت گھوڑے اکھٹے کیے ہیں۔''

وَأَنَّا قَدْ أَتَيْنَاهُمْ بِزَحْفٍ
يُحِيْطُ بِسُوْرِ حِصْنِهِمْ صُفُوْفًا

''اور یہ کہ ہم ایسا جرار لشکر لے آئے ہیں جو ثقیف کے قلعہ کے ارد گرد مکمل صف بندی کرے گا۔''

رَئِيْسُهُمُ النَّبِيُّ وَكَانَ صُلْبًا
نَقِيُّ الْقَلْبِ مُصْطَبِرًا عَزُوْفًا

''اس لشکر کا سربراہ نبی اکرم ﷺ ہیں جو نہایت مضبوط، صاف دل، صابر اور عظمتوں والا ہے۔''

رَشِيْدُ الْأَمْرِ ذَا حُكْمٍ وَعِلْمٍ
وَحِلْمٍ لَمْ يَكُنْ نَزِقًا خَفِيْفًا

besturdubooks.wordpress.com

''جو صحیح رہنمائی، علم، حلم اور حکم کا مالک ہے۔ مغلوب الغضب اور غیر سنجیدہ نہیں ہے۔''

نُطِيعُ نَبِيَّنَا وَنُطِيعُ رَبًّا
هُوَ الرَّحْمٰنُ كَانَ بِنَا رَؤُفَا

''ہم اپنے نبی اور اپنے رب کی اطاعت کرتے ہیں جو رحمان ہے اور ہم پر مہربان ہے۔''

فَإِنْ تُلْقُوْا إِلَيْنَا السِّلْمَ نَقْبَلْ
وَنَجْعَلْكُمْ لَنَا عَضُدًا وَرِيْفَا

''اگر تم صلح چاہتے ہو تو ہم صلح قبول کرلیں گے اور تم کو اپنا بازو اور معاون بنا دیں گے۔''

وَإِنْ تَابُوْا نُجَاهِدْكُمْ وَنَصْبِرْ
وَلَا يَكُ أَمْرُنَا رَعْشًا ضَعِيْفَا

''لیکن اگر تم نے انکار کیا تو ہم تم سے جہاد کریں گے اور صابر رہیں گے اور ہم میں کوئی کمزوری نہیں ہوگی۔''

نُجَالِدُ مَا بَقِيْنَا أَوْ تُنِيْبُوْا
إِلَى الْإِسْلَامِ إِذْعَانًا مُضِيْفَا

''ہم جب تک زندہ ہیں تم سے چست ہوکر لڑیں گے یہاں تک کہ تم اسلام کی طرف مکمل یقین کے ساتھ لوٹ کر آجاؤ۔''

نُجَاهِدُ لَا نُبَالِيْ مَا لَقِيْنَا
أَأَهْلَكْنَا التِّلَادَ أَوِ الطَّرِيْفَا

''ہم ہر حال میں جہاد کریں گے اور اس بات کی پرواہ نہیں کریں گے کہ جنگ میں اپنا پرانا مال لٹایا یا نیا مال لگا دیا۔''

وَكَمْ مِنْ مَعْشَرٍ أَلَبُوْا عَلَيْنَا
صَمِيْمَ الْجِذْمِ مِنْهُمْ وَالْحَلِيْفَا

''اور کتنے قبائل ہیں جو ہمارے خلاف اکٹھے ہوگئے ہیں جن میں اصل خاندان کے لوگ بھی ہیں اور معاہد بھی ہیں۔''

besturdubooks.wordpress.com

اَتَوْنَا لَا يَرَوْنَ لَهُمْ كِفَاءً

فَجَدَّعْنَا الْمَسَامِعَ وَالْاُنُوْفَا

''انہوں نے ہم پر ایسی چڑھائی کی کہ وہ کسی کو اپنا مقابل بھی نہیں سمجھتے تھے پس ہم نے ان کے کان اور ناک کاٹ کر رکھ دیئے۔''

بِكُلِّ مُهَنَّدٍ لَيِّنٍ صَيْقَلٍ

نَسُوْقُهُمْ بِهَا سَوْقًا عَنِيْفَا

''ہر چمکدار گداز ہندی تلوار سے کاٹ دیا پھر ہم ان کو سختی کے ساتھ ان تلواروں کے ذریعہ سے ہنکار رہے تھے۔''

لِاَمْرِ اللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ حَتّٰى

يَقُوْمَ الدِّيْنُ مُعْتَدِلًا حَنِيْفَا

''یہ سب کچھ اللہ کے حکم پر اسلام کیلئے ہو رہا تھا تا کہ دین صحیح معنوں میں قائم ہو جائے۔''

وَتُنْسٰى اللَّاتُ وَالْعُزّٰى وَوُدٌّ

وَنَسْلُبُهَا الْقَلَائِدَ وَالشُّنُوْفَا

''اور کافر لوگ لات منات عزیٰ اور ود کو بھول جائیں گے اور ہم نے ان بتوں سے ان کے ہار اور بالیاں چھین لیں۔''

اہل طائف اسلام کے سائے میں

اہل طائف اور قبائل ثقیف کے حق میں آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ قبل از ہجرت جب آپ طائف کے سفر پر تشریف لے گئے تھے دعا فرمائی تھی اور دوسری دفعہ محاصرۂ طائف کے وقت آپ نے دعاء فرمائی تھی کہ اے اللہ ثقیف کو ہدایت دے اور ان کو مسلمان بنا کر میرے پاس بھیج دے۔ چنانچہ سنۃ الوفود ۹ ہجری میں طائف کے یہ قبائل ثقیف سب کے سب اسلام کے سائے تلے آ گئے اور اسلامی جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو گئے اور ان کا ایک وفد مدینہ منورہ آیا اور اپنے اسلام کا اعلان کر دیا لیکن یہ لوگ ایک بت کو بہت معزز سمجھتے تھے تو انہوں نے ایک شرط یہ رکھی کہ اس بت کو تین سال تک

besturdubooks.wordpress.com

برقرار رکھا جائے اور توڑا نہ جائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بت کو ایک لحہ کیلئے باقی نہیں رکھا جائے گا، البتہ تمہارے ہاتھوں کے بجائے ہمارا آدمی آکر اس کو توڑ دے گا۔ اہل طائف نے مجبوری کے تحت اس کو قبول کرلیا۔ دوسری شرط ان کی یہ تھی کہ ہم کو نماز معاف ہوجائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس دین میں خیر ہی کیا ہوگی جس میں نماز نہیں ہوگی۔ چنانچہ اہل طائف نے بغیر شرائط کے اسلام قبول کرلیا اور عہد نامہ لے کر واپس چلے گئے۔

غنائم حنین کی تقسیم

آنحضرت ﷺ طائف سے ۵ ذوالقعدہ ۸ ہجری کو جعرانہ پہنچے جو مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے جہاں پر غنائم حنین کے سارے اموال جمع تھے، جس میں چھ ہزار قیدی تھے، چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکریاں تھیں۔ اس پر مستزاد نقد میں چار ہزار اوقیہ چاندی تھی۔ یہاں پہنچ کر آنحضرت ﷺ نے دس دن تک انتظار کیا کہ شاید ہوازن کے لوگ اپنے قید شدہ عزیز واقارب کے چھڑانے کیلئے آئیں گے مگر دس دن سے کچھ زیادہ انتظار کے باوجود ہوازن کا کوئی آدمی نہیں آیا۔ تب نبی اکرم ﷺ نے غنائم حنین کو غانمین پر تقسیم فرمادیا۔ مالِ غنیمت کے تقسیم کے بعد ہوازن کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا یہ وفد نو یا بارہ آدمیوں پر مشتمل تھا، ان کا سربراہ زہیر بن صرد تھا اور ان لوگوں کا تعلق اس قبیلہ بنو سعد سے تھا جس قبیلہ میں آنحضرت ﷺ نے حلیمہ سعدیہؓ کی گود میں پرورش پائی تھی اس وفد میں جتنے لوگ آئے تھے سب مسلمان ہوگئے تھے، آتے ہی انہوں نے آنحضرت ﷺ کے ہاتھ مبارک پر اسلام کی بیعت کی اور پھر وفد کے سردار اور اس قبیلہ کے مایہ ناز خطیب زہیر بن صرد نے اپنے قیدیوں اور اموال کے واپس کرنے کیلئے کھڑے ہوکر اس طرح درخواست نبی آخر زمان کے سامنے پیش کی:

یارسول اللہ! جو مصیبت میرے قبیلہ پر نازل ہوئی ہے اس سے آپ بخوبی واقف ہیں، ہم لوگ ایک درخواست لے کر آئے ہیں، آپ اس وقت ہم پر احسان کیجئے اللہ تعالیٰ آپ پر احسان فرمائے گا، ہمیں ہماری عورتیں، ہمارے بچے اور ہمارے اموال واپس کردیجئے۔

یارسول اللہ! جو عورتیں آپ کے ہاتھ میں گرفتار ہوئیں ہیں ان میں آپ کی خالائیں ہیں، ان میں آپ کی پھوپھیاں ہیں، ان میں آپ کی پرورش کرنے والیاں ہیں اور ان میں آپ کی کفالت

besturdubooks.wordpress.com

وخدمت کرنے والی خواتین ہیں۔ یارسول اللہ! اس وقت جو حالت ہماری ہے اگر ہم اس حالتِ زار کو نعمان بن منذر بادشاہ یا حارث بن شمر بادشاہ کے سامنے رکھ کر رحم کی اپیل اور درخواست کرتے تو بھی ہماری درخواست کورد نہ کرتے، ان کے مقابلہ میں آپ تو سب سے بہتر رحم کرنے والے ہیں۔

اس کے بعد زہیر بن صرد نے درخواست پر مشتمل غضب کا ایک قصیدہ بھی نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا جس سے رحمۃ للعالمین پر جو اثر ہوا ہوگا وہ محتاج بیان نہیں۔ مگر قارئین کرام بھی جگر تھام کر اس قصیدہ کو سنیں:

اُمْنُنْ عَلَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ کَرَمٍ
فَاِنَّکَ الْمَرْءُ نَرْجُوْهُ وَنَنْتَظِرُ

''اے اللہ کے رسول! اپنی مہربانی اور سخاوت سے ہم پر احسان فرمائیے کیونکہ آپ ہی وہ کامل انسان ہیں جس کے احسان کی ہمیں امید ہے۔

اُمْنُنْ عَلٰی بَیْضَةٍ قَدْ عَاقَهَا قَدَرٌ
مُمَزَّقٍ شَمْلُهَا فِیْ دَهْرِهَا غِیَرُ

''اس قبیلہ پر احسان کیجئے جس کی حاجتوں کو قضاء وقدر نے روک دیا ہے اور تغیرات زمانہ سے اس کا شیرازہ بکھر گیا ہے۔

یَا خَیْرَ طِفْلٍ وَمَوْلُوْدٍ وَمُنْتَخَبٍ
فِی الْعَالَمِیْنَ اِذَا مَا حُصِّلَ الْبَشَرُ

''اے بہترین مولود اور عالم بشریت میں انسانی صفات کے سب سے زیادہ برگزیدہ انسان!۔''

اِنْ لَّمْ تَدَارَکْهُمْ نَعْمَاءُ تَنْشُرُهَا
یَا اَرْجَحَ النَّاسِ حِلْمًا حِیْنَ تُخْتَبَرُ

''اگر آپ کا عام احسان ان کی خبر گیری نہ کرے تو یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے اے وہ شخص جو آزمائش کے وقت بھی سب سے زیادہ بردبار ہے۔''

اُمْنُنْ عَلٰی نِسْوَةٍ قَدْ کُنْتَ تَرْضَعُهَا
اِذْ فُوْکَ تَمْلَؤُهُ مِنْ مَحْضِهَا الدِّرَرُ

besturdubooks.wordpress.com

"ان عورتوں پر احسان فرمائیے جن کا آپ دودھ پیتے تھے اور ان کے خالص دودھ سے آپ اپنے منہ کو بھرتے تھے۔"

لَا تَجْعَلَنَّا كَمَنْ شَالَتْ نَعَامَتُهُ

وَاسْتَبْقِ مِنَّا فَإِنَّا مَعْشَرٌ زُهُرُ

"ہم کو ان لوگوں کی طرح نہ کیجئے جن کے قدم اکھڑ گئے ہوں۔ ہم پر احسان کیجئے کیونکہ ہم شریف خاندان ہیں احسان فراموش نہیں ہیں۔"

إِنَّا لَنَشْكُرُ لِلنَّعْمَاءِ إِذْ كُفِرَتْ

وَعِنْدَنَا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ مُدَّخَرُ

"ہم احسان وانعام کا شکریہ ادا کرتے ہیں جب کہ لوگ اس کی ناشکری کرتے ہیں اور ہم آئندہ کیلئے بھی احسان یاد رکھتے ہیں۔"

فَأَلْبِسِ الْعَفْوَ مَنْ قَدْ كُنْتَ تَرْضَعُهُ

مِنْ أُمَّهَاتِكَ إِنَّ الْعَفْوَ مُشْتَهَرُ

"آپ ان ماؤں کو جن کا آپ نے دودھ پیا ہے اپنے دامن عفو میں چھپالیں یقیناً آپ کا عفو تو مشہور ہے۔"

فَاغْفِرْ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا أَنْتَ رَاهِبُهُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذْ يُهْدىٰ لَكَ الظَّفَرُ

"پس آپ ہم کو معاف کیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو قیامت کے اندیشوں سے محفوظ رکھے گا اور آپ کو کامیابی عطا فرمائے گا۔"

وفد ہوازن کو جواب

وفد ہوازن کو آنحضرت ﷺ نے جواب دیا کہ میں نے تمہارا بہت انتظار کیا لیکن جب تم نہ آئے تو میں نے مال، اسباب اور تمام قیدی غانمین مجاہدین پر تقسیم کر دیئے، اب تم لوگ دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرلو، یا مال واسباب لے لو اور یا اہل وعیال لے لو۔ وفد نے کہا کہ چونکہ آپ نے ہمیں دو چیزوں میں اختیار دیا ہے لہٰذا مال کے بجائے ہم اہل وعیال اور حسب نسب اور عزیز واقارب کو

besturdubooks.wordpress.com

ترجیح دیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اموال اور قیدی چونکہ سب تقسیم ہو چکے ہیں، اب جو قیدی میرے اور میرے خاندان بنی عبدالمطلب کے حصہ میں آئے ہیں وہ میں نے واپس کر دیئے لیکن جو قیدی عام مسلمانوں کے حصہ میں جا چکے ہیں اس میں تو میں صرف سفارش کر سکتا ہوں۔ وفد نے کہا کہ آپ سفارش کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سفارش کا طریقہ اس طرح ہوگا کہ تم ظہر کی نماز کے بعد کھڑے ہو جاؤ اور کہہ دو کہ ہماری یہ حالت زار ہے ہم چاہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں سے ہمارے اہل و عیال کے متعلق سفارش کریں تا کہ یہ ہمیں مل جائیں پھر میں سفارش کروں گا۔ چنانچہ ظہر کی نماز کے بعد ہوازن کے خطباء نے بڑے دردناک انداز سے اپنا مدعا پیش کیا اور اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا کہ یہ تمہاری بھائی ہوازن مسلمان ہو کر آئے ہیں اور اپنے قیدیوں کو مانگ رہے ہیں پس میں نے اپنا اور اپنے خاندان کا حصہ ان کو واپس کر کے دے دیا ہے، میری خواہش ہے اور مناسب سمجھتا ہوں کہ سب مسلمان ان کے قیدیوں کو واپس کر دیں، جو شخص خوشی اور طیب خاطر سے ایسا کرے گا تو بہت اچھا ہے اور جو شخص خوشی سے نہیں دیتا ہے تو میں مال آنے کے بعد اس کو معاوضہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس اپیل اور ہمدردانہ سفارش پر مہاجرین نے اٹھ کر کہا کہ جس چیز پر رسول اللہ ﷺ خوش ہیں ہم بھی اس پر خوش ہیں اور اس میں رسول اللہ ﷺ کو اختیار ہے۔ اس کے بعد انصار نے کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے اس میں ہماری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو اختیار ہے۔ دو چار اشخاص کے علاوہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خوشی سے قیدیوں کو واپس کیا اور اس طرح نہایت خوش اسلوبی سے ہوازن کو ان کے تمام قیدی مل گئے اور فوراً چھ ہزار قیدیوں کو آزادی اور رہائی مل گئی۔

حضرت شیماء رضی اللہ عنہا کی آمد

انہیں اسیرانِ جنگ میں آنحضرت ﷺ کی رضاعی بہن حضرت شیماء بھی تھیں جس وقت ان کو اوطاس میں مسلمانوں نے قید کر لیا تھا اس وقت وہاں کی قیادت عامہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھی بعض محافظین نے حضرت شیماء سے تلخ کلامی کی تو شیماء نے فرمایا یاد رکھو مجھ پر سختی نہ کرو میں تمہارے پیغمبر کی رضاعی بہن ہوں۔ لوگوں کو یقین نہیں آرہا تھا اور تصدیق کی غرض سے نبی اکرم ﷺ

besturdubooks.wordpress.com

کے پاس لے کر آئے۔ حضرت شیماء نے عرض کیا اے محمد ﷺ! میں تمہاری بہن ہوں اور اس کی علامت یہ ہے کہ جب بچپن میں آپ کو میں نے کندھوں پر اٹھایا تو اسوقت آپ نے دانتوں سے مجھے کاٹا تھا جس کا نشان اب تک یہ موجود ہے۔ آنحضرت ﷺ نے شیماء کو پہچان لیا اور فرط مسرت سے آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور پھر چادر بچھا کر حضرت شیماء کو اس پر بٹھا دیا اور فرمایا اگر تم میرے پاس رہنا چاہتی ہو تو نہایت عزت واحترام کے ساتھ تجھے رکھوں گا اور اگر اپنے قبیلہ میں جانا چاہتی ہو تو تم کو اختیار ہے۔ شیماء نے کہا میں اپنی قوم میں جانا چاہتی ہوں۔ یہ کہہ کر آپ مسلمان ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے چلتے وقت ان کو کچھ اونٹ اور بکریاں اور تین غلام اور ایک باندی عطا فرما کر رخصت فرمایا۔ سچ ہے۔

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِمَنْ اَخْلَاقُهُ شَهِدَتْ
بِاَنَّهُ خَيْرُ مَوْلُوْدٍ مِّنَ الْبَشَرِ
لَمْ يَخْلُقِ الرَّحْمٰنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ
اَبَدًا وَعِلْمِيْ اَنَّهُ لَا يَخْلُقُ

لشکر کفار کا سردار مالک کہاں ہے؟

ہوازن کے وفد سے نبی اکرم ﷺ نے حنین وطائف میں کفار کے سردار مالک بن عوف نصری کے متعلق پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ ان سب نے کہا کہ وہ ثقیف کے ساتھ طائف میں قلعہ بند ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مالک بن عوف کو اطلاع کر دو کہ اگر وہ مسلمان ہو کر میرے پاس آئے تو ہم اس کے اہل وعیال اور اس کا مال سب اس کو واپس کر دیں گے۔ مالک بن عوف کو جب اس پیش کش کی اطلاع ملی تو وہ رات کے وقت ثقیف سے چھپ کر طائف سے نکل آیا اور نبی اکرم ﷺ سے جعرانہ میں یا مکہ میں ملاقات کی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا مال اور اہل وعیال ان کو واپس کر دیئے اور مزید ایک سو اونٹ بطور عطیہ عطا فرمائے۔

مالک بن عوف نصری اسی وقت صدق دل سے مسلمان ہو گیا اور آنحضرت ﷺ کی شان میں ایک مدحیہ قصیدہ پڑھا جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

مَـا اِنْ رَاَیْتُ وَلاَ سَمِعْتُ بِمِثْلِہٖ

فِی النَّـاسِ کُلِّھِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدٖ

میں نے سارے انسانوں میں محمد ﷺ کی طرح نہ کسی کو سنا ہے اور نہ کبھی دیکھا ہے۔

اَوْفٰی وَاَعْطٰی لِلْجَزِیْلِ اِذَا اجْتَدٰی

وَمَتٰی تَشَاْ یُخْبِرْکَ عَمَّا فِیْ غَدِیٰ

جب وہ عطیہ کرنے پر اتر آتے ہیں بڑے بڑے عطایا کرتے ہیں اور تم جب چاہو تو وحی کے ذریعہ سے تمہیں کل کی بات بتائیں گے۔

وَاِذَا الْکَتِیْبَۃُ عَرَّدَتْ اَنْیَابَھَا

بِالسَّمْھَرِیِّ وَضَرْبِ کُلِّ مُھَنَّدٖ

جب کوئی لشکر عمدہ تلواروں اور نیزوں سے مسلح ہو کر مقابلہ کے لئے دانت دکھا کر دھاڑنے لگتا ہے۔

فَکَاَنَّہٗ لَیْثٌ عَلٰی اَشْبَالِہٖ

وَسْطَ الْھَبَاءَۃِ خَادِرٌ فِیْ مَرْصَدٖ

تو آپ ﷺ غبار جنگ کے بیچ میں گھات لگا کر ساتھیوں کی اس طرح حفاظت کرتے ہیں جیسے شیر اپنے بچوں کی حفاظت کرتا ہے۔"

تقسیم غنائم کا طریقہ

وفد ہوازن جب جعرانہ آیا اور سفارش کر کے اپنے گرفتار شدہ اہل وعیال واپس لے گیا تو عام مجاہدین کے پاس مالِ غنیمت کے وہ حصے جوان کو مل چکے تھے باقی رہ گئے۔ غنائم حنین چونکہ بہت زیادہ تھے اس لئے ہر پیدل سپاہی کو چار اونٹ اور چالیس بکریاں حصہ میں آئی تھیں اور ہر سوار کو بارہ اونٹ اور ایک سو بیس بکریاں ملی تھیں۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوازن کے وفد نے جب اپنے قیدیوں کو واپس لے لیا تو لشکرِ اسلام کے عام سپاہی کو خدشہ ہو گیا کہ کہیں قیدیوں کی طرح دیگر مالِ غنیمت بھی آنحضرت ﷺ واپس

besturdubooks.wordpress.com

نہ کردیں اس لئے انہوں نے زور لگایا کہ مال غنیمت جلدی تقسیم ہو جائے جس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مال غنیمت سے مجھے اپنی ذات کے لئے ایک بال برابر چیز لینے کا حق حاصل نہیں ہے یہ ایک امانت ہے جو غانمین پر تقسیم ہوگی ہاں جو حصہ خمس کا ہے اس کو میں الگ کروں گا اور وہ بھی میرا ذاتی نہیں ہے بلکہ عام مسلمانوں کے عام مصالح اور ضروریات میں خرچ ہوگا، یہ مال غنیمت ہے اور اس کا معاملہ نہایت نازک ہے اگر تم میں سے کسی نے کچھ لیا ہو تو وہ فوراً واپس کردے خواہ وہ سوئی ہو یا سوئی کا دھاگہ ہو۔ چنانچہ اس اعلان پر بعض حضرات نے وہ دھاگہ واپس لاکر داخل غنیمت کردیا جو کسی ضرورت کے لئے انہوں نے اٹھالیا بعض نے سوئی واپس کردی۔

بہر حال یہ ممکن ہے کہ قیدیوں کی تقسیم پہلے ہوگئی ہو اور مال کی تقسیم بعد میں ہوئی ہو اور یہ بھی تصریح موجود ہے کہ ہوازن کا وفد اس وقت آیا تھا کہ قیدی اور سب اموال تقسیم ہو چکے تھے، پھر قیدی ان کو واپس کردیئے گئے اور اموال کو واپس نہیں کیا گیا۔

مؤلفۃ القلوب

تقسیم غنائم کے روز آنحضرت ﷺ نے مؤلفۃ القلوب کو اموال کی بڑی مقدار عنایت کی۔ آپ کی عطاء و بخشش نے سب کو حیرت میں ڈال دیا۔ صفوان بن امیہ، ابو سفیان بن حرب اور مالک بن عوف وغیرہ نے کھل کر اقرار کیا کہ یہ بخشش غیر نبی سے ممکن نہیں۔ صفوان نے اب تک اسلام قبول نہیں کیا تھا لیکن اس بخشش اور عظیم دریا دلی کو دیکھ کر وہ مسلمان ہوگیا حالانکہ وہ اور اس کے اسی قسم کے قریشی ساتھی صرف جنگ کا تماشہ دیکھنے گئے تھے۔ مؤلفۃ القلوب قبائل عرب کے وہ سردار تھے جنہوں نے اب تک اسلام کی سخت مخالفت کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ سے سخت جنگیں لڑی تھیں اور بعض ان میں سے اب تک مسلمان بھی نہیں ہوئے تھے اور بعض ان میں سے وہ تھے جو اگرچہ بظاہر مسلمان ہوگئے تھے مگر دل میں وہ اسلام کے سخت مخالف تھے بلکہ اسی جنگ حنین میں اور طائف میں وہ اپنی مخالفت کا اظہار بھی کر چکے تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

مگر اس کے باوجود نبی اکرم سخاوت مجسم ﷺ نے ان لوگوں کو اموال کثیرہ عطا فرما دیئے۔ مثلاً ابو سفیان بن حرب کو آپ ﷺ نے چالیس اوقیہ چاندی اور سو اونٹ عنایت فرما دیئے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے بیٹے یزید کو بھی کچھ ملنا چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کو چالیس اوقیہ اور سو اونٹ دیا جائے۔ پھر ابوسفیان نے کہا میرا ایک بیٹا معاویہ بھی ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کو بھی اتنا ہی دیا جائے۔ حکیم بن حزام کو آپ ﷺ نے ایک سو اونٹ دیئے، اس نے اور مانگے تو آپ ﷺ نے اس کو ایک سو مزید عطا کئے۔

اسی طرح سہیل بن عمر، حارث بن ہشام، حویطب بن عبدالعزیٰ، علاء بن جاریہ ثقفی، عیینہ بن حصن، فزاری اقرع بن حابس اور مالک بن عوف نصری کو ایک ایک سو اونٹ دے دیئے گئے۔

عباس بن مرداس کو آنحضرت ﷺ نے چالیس اونٹ عطا کئے جس پر وہ بہت ناراض ہوا اور ایک قصیدہ شکایت کا لکھ ڈالا۔ آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا جاؤ اور اس کی زبان کاٹ ڈالو یعنی اس کو مزید دے کر خاموش کردو۔ چنانچہ اس کو مزید دے دیا گیا، ان مشہور لوگوں کے علاوہ بھی بہت سارے قریش اور مؤلفۃ القلوب کو بڑے اموال سے نوازا گیا۔

شکایت

حضور اکرم ﷺ نے جعرانہ میں قریش اور قبائلِ عرب کے سرداروں کو جو عطایا دیئے تھے ان کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض نے بے ادبی کے ساتھ اس تقسیم پر اعتراض کیا جس طرح ذوالخویصرہ خارجیوں کے بانی نے بے ادبی کی اسی طرح اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن فزاری نے بھی بے ادبی کے کلمات کہہ دیئے جس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم فرمائے ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی تھی یہ کہہ کہ آپ نے ان وحشی قبائل کے اعتراضات پر صبر کرلیا جن کے ہاں عدل وانصاف یہی تھا کہ ان کی ہی جیبیں بھر جائیں۔

یہاں شکایت کے سلسلہ میں جماعت انصار کے کچھ نوعمر نوجوان نے بھی شکایت کی اور کہا کہ

besturdubooks.wordpress.com

نبی اکرم ﷺ نے قریش کو تو دیا مگر ہم کو چھوڑ دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے اب تک قریش کا خون ٹپکتا ہے۔ بعض نے کہا کہ مشکلات اور شدائد میں تو ہم کو بلایا جاتا ہے اور مالِ غنیمت دوسروں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ان شکایتوں کی اطلاع حضور اکرم ﷺ کو کر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے چھوٹے بڑوں کو ایک جگہ جمع کر دو اور انصار کے سوا وہاں کوئی بھی نہ ہو چنانچہ جب وہ سب ایک جگہ اکھٹے ہو گئے تو آنحضرت ﷺ وہاں تشریف لائے اور فرمایا:

اے انصار! کیا یہ بات صحیح ہے کہ تم لوگ مجھ سے ناخوش ہو گئے ہو؟''

انصار نے جواب دیا یا رسول اللہ! ہمارے بڑوں اور سمجھ دار لوگوں نے تو کچھ نہیں کہا البتہ نوعمر نوجوانوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے قریش کو بڑے بڑے عطایا دیئے اور ہم کو کچھ نہیں دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی بھی قریش کے خون کے قطرات گر رہے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اے انصار! کیا تم دنیا کے ناپائیدار مال کی وجہ سے مجھ سے ناخوش ہو گئے ہو؟ یہ مال تو میں نے ان لوگوں کو دیا ہے جو ابھی مسلمان ہوئے ہیں جن کے دلوں میں ابھی اسلام کی محبت نہیں ہے۔ اس سے میرا مقصد تالیفِ قلوب تھا تا کہ وہ اسلام کی طرف رغبت کریں، دشمنی سے باز آ جائیں اور دین اسلام کی خدمت کریں۔ قریش کو (اس معرکۂ حق و باطل میں) قید و بند کی صعوبتیں پہنچی ہیں، ان کے بھائی قتل ہوئے ہیں، قید ہوئے ہیں، غزوات میں ان کو طرح طرح کی ذلتیں پہنچی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا ہے میں نے اس داد و دہش اور عطایا و ھدایا سے یہ چاہا کہ ان کے نقصانات کا کچھ تلافی ہو جائے، یہ لوگ مانوس ہو کر اسلام کی طرف راغب ہو جائیں۔ تم لوگ تو اہل ایمان و ایقان ہو میں نے تمہارے ایمان پر اعتماد و بھروسہ کیا۔

اے انصار! کیا تم پہلے گمراہ نہ تھے؟ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطہ سے تمہیں ہدایت دی، کیا تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن نہ تھے؟ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے تمہارے دلوں کو ملا دیا۔ کیا تم آپس میں منتشر نہ تھے؟ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے تم کو متحد کیا، کیا تم محتاج و فقیر نہ تھے؟ پھر

besturdubooks.wordpress.com

اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے تم کو غنی کر دیا۔

آنحضرت ﷺ جب یہ سوالات پوچھ رہے تھے تو انصار جواب میں برابر کہتے جاتے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ہم پر بڑے احسانات ہیں، اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

اے گروہ انصار! تم جواب میں یہ کہہ سکتے ہو کہ اے محمد ﷺ! جب لوگوں نے آپ کو جھٹلایا تو ہم نے آپ کی تصدیق کی جب آپ بے یار و مددگار تھے اس وقت ہم نے آپ کی مدد کی۔ جب آپ بے سہارا اور بے ٹھکانہ تھے تو ہم نے آپ کو ٹھکانہ دیا۔ جب آپ بے مال محتاج تھے تو ہم نے آپ کی غم گساری کی یہ جواب اگر تم دو تو تم سچے ہو مگر اے جماعت انصار! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ تو اونٹ اور بکری لے کر اپنے گھروں کو واپس جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ہجرت کا معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار میں سے ہوتا۔

اے انصار کی جماعت! اگر لوگ ایک وادی اور گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی پر چلیں تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔ انصار میرے بدن سے پیوست لباس کی مانند ہیں اور دوسرے لوگ بدن سے اوپر اوپر لباس کی طرح ہیں۔

اے اللہ! انصار پر رحم فرما ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد پر مہربانی اور رحم فرما۔

آنحضرت ﷺ کا یہ پُر درد و پُر محبت بیان کرنا ہی تھا کہ انصار جانثار چیخ اٹھے اور روتے روتے ان کی داڑھیاں تر ہو گئیں اور سب نے یک زبان ہو کر کہا۔ ہم اس تقسیم پر دل و جان سے راضی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہمارے حصہ میں آیا۔ اس کے بعد مجمع برخاست ہوا۔ سچ ہے۔

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ

اَحَلَّ اُمَّتَهُ فِيْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ
كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِيْ اَجَمٍ

besturdubooks.wordpress.com

محمد ﷺ دنیا و آخرت اور جن وانس اور عرب وعجم دونوں کے سردار ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو حفاظت کی ایسی باڑھ میں اتار دیا جیسا کہ شیر اپنے بچوں کو محفوظ جھاڑی میں اتارتا ہے۔''

عمرۂ جعرانہ اور مدینہ منورہ کو واپسی

جعرانہ جیم کے کسرہ اور عین کے سکون کے ساتھ مکہ مکرمہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ سے ایک مرحلہ یعنی دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہیں پر آنحضرت ﷺ نے حنین کے اموال تقسیم فرمائے تھے یہ جگہ حرم سے باہر زمینِ حل میں واقع ہے اور یہیں سے طائف کی طرف سے آنے جانے والے لوگ احرام باندھتے ہیں۔ اموالِ غنائم کی تقسیم کے بعد کچھ ایسا مال بچ گیا تھا جس کا تعلق مال فی سے تھا آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ یہ مال مقام ''مجنہ'' تک پہنچایا جائے۔ یہ کہہ کر آپ نے رات کے وقت عمرہ کا احرام باندھا۔

مولانا شاہ عبدالحق دھلویؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عشاء کی نماز جعرانہ میں ادا فرمائی اور رات کو سفر کر کے فجر کی نماز مکہ مکرمہ میں ادا فرمائی۔ آپ ﷺ نے اپنے چند اصحاب کے ساتھ عمرہ ادا فرمایا اور پھر حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ کا والی مقرر فرمایا اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بطور معلم مقرر کیا اور دو ماہ سولہ دن کے سفر اور جہادی مہم کے بعد مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔

۱۸ ذوالقعدہ ۸ ہجری کو آپ شب کے وقت جعرانہ سے مکہ کی طرف عمرہ کی غرض سے چلے تھے اور ۲۷ ذوالقعدہ ۸ ہجری کو آپ ﷺ کامیابی اور کامرانی کے ساتھ اپنے تمام صحابہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ اس طرح جہاد مقدس کی برکت سے مکہ مکرمہ اور اس کے تمام اطراف اسلام کے جھنڈے کے نیچے آگئے۔ والحمد للہ حمدا کثیرا اکثیرا۔

besturdubooks.wordpress.com

عرضِ تشکر

میں پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے جہاد مقدس کے متعلق کچھ لکھنے کی توفیق دی ہے۔ میں اس پروردگار کی کروڑہا حمد وتقدیس کرتا ہوں جس نے مجھے غزوات النبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس امانت کی تشریح وتفصیل کا موقع فراہم فرمایا جس امانت کے متعلق عرصہ دراز سے امت مسلمہ پر ایک جمود طاری تھا۔ اے اللہ! تیرے مخلص بندوں نے تیرے دین کی سربلندی کے لئے جتنی قربانیاں دی ہیں ان کمزور بندوں کی یہ قربانیاں اگرچہ تیری ذات کی نسبت کم ہیں لیکن چند مخلص بندوں کی نسبت یہ ان قربانیوں سے کم نہیں جو قرون اولیٰ میں تیرے کثیر مخلص بندوں نے دی ہیں۔ اے اللہ! جو نصرت ومدد تو نے ان سلف صالحین پر ان کی قربانیوں کے عوض اتاری تھی۔ آج کے ان ضعفاء پر بھی اسی طرح نصرت ومدد نازل فرما۔

اے میرے مولیٰ! تیرے مقدس دین کے لئے جو قربانیاں دی گئی ہیں اسے قبول فرما اور ان کمزور بندوں پر رحم کر کے ان کو مزید امتحان سے بچا اور اب اپنی قدرت کاملہ سے اپنے دشمنوں کو تباہ وبرباد فرما۔

اے اللہ! یہ کافر تیری ذات کے دشمن ہیں، تیرے نبی آخر زمان کے دشمن ہیں، تیرے گھر بیت اللہ کے دشمن ہیں، تیرے نبی کے شہر مدینہ منورہ کے دشمن ہیں، تیری عبادت کے دشمن ہیں، تیری بندگی کے دشمن ہیں، تیرے قرآن کے دشمن ہیں، تیرے نبی کی تعلیمات کے دشمن ہیں، تیرے آفاقی قانون اسلام کے دشمن ہیں، تیرے نیک بندوں کے دشمن ہیں، تیرے اولیاء اللہ کے دشمن ہیں اور دنیا میں جہاں جہاں تیرے مقدس مقامات اور عبادت گاہیں ہیں اس کے دشمن ہیں۔

مولائے کریم! اب اپنی قدرتِ قاہرہ اور سطوتِ عاجلہ سے ان کو مغلوب فرما نیست ونابود فرما اور دین اسلام کو قانون کی حیثیت سے غلبہ عطا فرما مسلمانوں اور مجاہدین کو فتح عطا فرما۔ گرفتار مجاہدین کی

besturdubooks.wordpress.com

رہائی کی صورتیں پیدا فرما اور شہداء کے درجات بلند فرما۔ آمین یارب العالمین وصلی اللہ علی نبی الکریم۔

فضل محمد بن نور محمد یوسف زئی

۲۳ ربیع الثانی ۱۴۲۰ ہجری مطابق ۸ جولائی ۱۹۹۹ء

تنبیہ: اس کتاب کی تالیف وتصنیف میں بندہ نے جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں:

قرآن کریم وتفسیر عثمانی، مشکوۃ شریف، مغازی للواقدی۔ البدایہ والنہایہ لابن کثیر، تاریخ اسلام عاشق الٰہی میرٹھی، سیرت مصطفیٰ، معجم البلدان، اصح السیر وغیرہ۔